اسلام میں قانون ٹارٹ کا تصور

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی

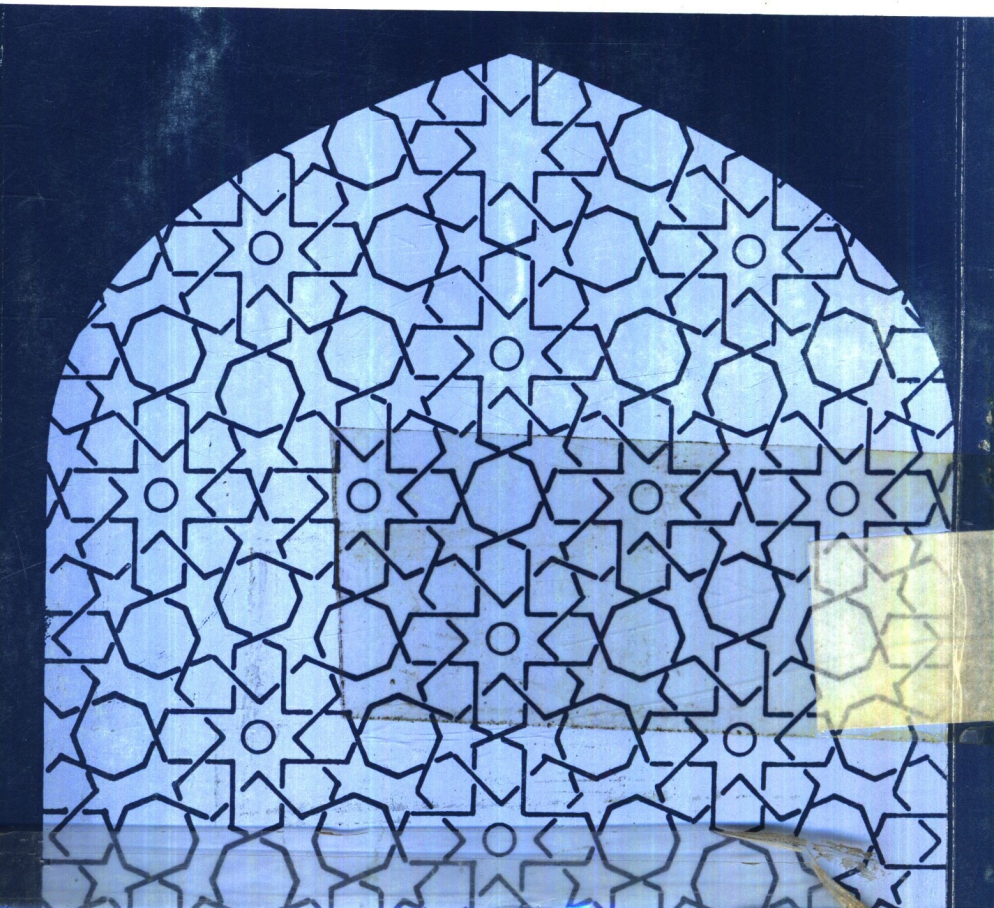

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں قانون ٹارٹ کا تصور

23691

مصنفہ

ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی

شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسلسلہ مطبوعات شریعہ اکیڈیمی

تالیف	:	ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی
ادارت	:	ڈاکٹر محمد میاں صدیقی
کمپوزنگ	:	اے اے پرنٹرز لاہور
مطبع	:	ادارہ تحقیقات اسلامی
ناشر	:	شریعہ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد
طبع اول	:	محرم الحرام ۱۴۱۷ھ / جون ۱۹۹۶ء
تعداد	:	۱۰۰۰
قیمت	:	

برائے رابطہ

شریعہ اکیڈیمی - بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی

اسلام آباد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

23691

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	پیش لفظ	
۱۔	(اسلام میں) قانون ٹارٹ کا تصور	۱
۲۔	جنایہ کا تصور	۲
۳۔	امام سرخسی کا قول	۲
۴۔	حدود و تعزیرات، ٹارٹ سے مختلف ہیں	۷
۵۔	جرم اور ٹارٹ میں فرق	۷
۶۔	ٹارٹ اور خلاف ورزی معاہدہ میں فرق	۹
۷۔	حقوق اللہ اور حقوق العباد	۱۰
۸۔	گناہ کا تصور	۱۱
۹۔	انسانی بنیادی حقوق تاریخ کے آئینے میں	۱۲
۱۰۔	عدالت مظالم کی اہمیت	۱۳
۱۱۔	فقہ میں قانون ٹارٹ کی تدوین	۱۵
۱۲۔	جنایات	۱۷
۱۳۔	جنایات بر جائیداد	۱۹
۱۴۔	غصب	۲۱
۱۵۔	اتلاف	۲۱
۱۶۔	امین کی ذمہ داری	۲۲
۱۷۔	Tresspass to Subsoil	۲۳
۱۸۔	فضا میں مداخلت بے جا	۲۵
۱۹۔	استیذان	۲۶
۲۰۔	لقط	۲۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱۔	امرباعث تکلیف	۲۹
۲۲۔	قتل اور قانون قصاص ودیت	۳۱
۲۳۔	خطاءالطبیب	۳۴
۲۴۔	حملہ اور جبر	۳۵
۲۵۔	حبس بے جا	۳۷
۲۶۔	مخاصمانہ عدالتی کاروائی	۳۹
۲۷۔	ازالہ حیثیت عرفی یا قانونی ہتک عزت	۴۱
۲۸۔	قانون غفلت	۴۳
۲۹۔	مخدوش عمارات	۴۵
۳۰۔	جانوروں کی جنایات	۴۶
۳۱۔	دھوکہ دہی	۴۸
۳۲۔	حقوق تجارت پر حملہ	۴۹
۳۳۔	نسلی امتیاز	۵۰
۳۴۔	خواتین کی حیثیت	۵۲
۳۵۔	ٹارٹ میں مدعی اور مدعاعلیہ کون ہوسکتے ہیں	۵۴
۳۶۔	معقول عذر خواہی	۵۶
۳۷۔	چارہ ہائے کار	۵۷
۳۸۔	دعویٰ دائر کرنے کی معیاد	۵۹
۳۹۔	پاکستان میں اسلامی قانون ٹارٹ کے نفاذ سے متعلق چند تجاویز	۶۱
۴۰۔	ماخذ ومصادر	۶۵۔۷۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

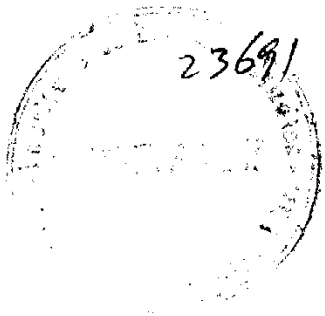

پیش لفظ

آج دنیائے اسلام میں اہل علم کو جو سب سے بڑا چیلنج درپیش ہے وہ رائج الوقت نظریات و تصورات کا تنقیدی اور علمی جائزہ لے کر یہ طے کرنا ہے کہ ان میں کیا چیز اسلامی نقطہ نظر سے مسلمانوں کے لئے قابل قبول اور افادی نقطۂ نظر سے قابل عمل ہے۔ یہ ایک ایسا مسلسل عمل ہے جو ایک طویل علمی اور فکری کاوش کا متقاضی ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ دنیائے اسلام میں مختلف سطحوں پر یہ کاوشیں کسی نہ کسی انداز میں ہو رہی ہیں۔ تاہم اس سارے عمل میں قوانین اور معاشیات کو اسلامی قدروں کے مطابق ڈھالنے کا عمل سب سے اہم اور پیچیدہ معلوم ہوتا ہے۔ مناسب تیاری' اسلامی مقصد کے لئے علمی و طباعتی اداروں کا قیام' ضروری کتب کی تصنیف و تالیف' کتب فقہ کے تراجم یہ سب اسی ایک بڑے لائحہ عمل کے مختلف گوشے ہیں جن میں سے ہر ایک کی اہمیت تسلیم شدہ ہے۔

اس لائحہ عمل کو اگر دو حصوں میں تقسیم کیا جائے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ پہلے زمرے میں وہ کام آتے ہیں جن کے لئے طویل المیعاد منصوبہ بندی کی ضرورت ہے جبکہ موخر الذکر زمرے کے کاموں کو مختصر المیعاد منصوبوں کے ذریعہ بھی پایہ تکمیل تک پہنچایا جا سکتا ہے۔

یہ دونوں کام وطن عزیز کے قیام سے لے کر آج تک کسی نہ کسی شکل میں ہو رہے ہیں۔ جہاں حکومتوں اور حکومتی اداروں نے اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کیا ہے وہیں غیر حکومتی اداروں اور تنظیموں کا حصہ بھی کچھ کم نہیں ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ آج اسلامی قوانین سے متعلقہ جملہ شعبوں میں فقہ اسلامی پر مبنی لٹریچر کی اہمیت ماضی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مقابلے میں زیادہ محسوس کی جانے لگی ہے' بالخصوص ہماری عدالتی زندگی میں اس کی ضرورت کا احساس دو چند ہو گیا ہے۔

اس ضرورت کے پیش نظر شریعہ اکیڈمی نے کئی طویل المیعاد اور مختصر المیعاد منصوبوں پر کام شروع کر رکھا ہے۔ ان میں سے ایک منصوبے کے مطابق اسلامی قانون سے متعلق کتب کی تیاری کا کام جاری ہے۔ اس منصوبے کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے' ان میں سے ایک اسلامی قانون و فقہ کی بنیادی کتب کے اردو اور انگریزی تراجم کی اسکیم ہے جبکہ دوسرے حصہ میں تحقیقی کتب کی تیاری شامل ہے۔ زیر نظر کتاب اسی سلسلے کے دوسرے حصے کی ایک کڑی ہے جس میں جدید قانون کے ایک اہم گوشے پر اسلامی نقطہ نظر سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

تارٹ کا قانون جدید دنیا میں بہت اہمیت اختیار کر چکا ہے بالخصوص مغربی معاشرے میں اس قانون کے سہارے کئی ایسے پیچیدہ قانونی نکات کا حل نکالا جا رہا ہے' جن کے بارے میں وہاں کا مدون قانون خاموش ہوتا ہے۔ وطن عزیز میں یہ تصور ابھی تک زیادہ عام نہیں ہو سکا' لیکن فقہ اسلامی میں اس پر معتدبہ مواد موجود ہے جسے متعدد عرب فقہاء نے اپنی اپنی تحقیقات کا موضوع بنایا ہے۔

ہمیں خوشی ہے کہ ہمارے فاضل دوست ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی نے زیر نظر کتابچے میں اسی موضوع کو اپنی تحقیقی کاوش کے لئے چنا ہے۔ اردو کے فقہی لٹریچر میں انشاء اللہ یہ ایک مفید اضافہ ثابت ہوگا جس سے دوسرے سوچنے سمجھنے والے اصحاب کو کام کی راہیں ملیں گی۔

ڈاکٹر نیازی ہماری سول سروس کے ایک اہم ستون' ڈسٹرکٹ مینیجمنٹ گروپ سے متعلق ہیں۔ شریعہ اکیڈمی سے چار ماہ کا شریعہ کورس بھی کر چکے ہیں۔ کورس کے بعد موصوف نے فقہی موضوعات کی طرف توجہ شروع کی تو کئی مفید کاموں کے ساتھ ساتھ زیر نظر کتابچہ بھی منصہ شہود پر آ گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امید ہے کہ سول سروس کے دوسرے اہل علم بالعموم اور شریعہ اکیڈمی کے تربیت یافتہ افراد بالخصوص اس کام کی طرف توجہ کریں گے۔

۲۱ محرم الحرام ۱۴۱۷ھ
۸ جون ۱۹۹۶ء

(ڈاکٹر محمود احمد غازی)
ڈائریکٹر جنرل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں قانون ٹارٹ کا تصور

ٹارٹ کی جامع اور مستند تعریف مشہور ماہر قانون سامنڈ (SALMOND) نے یوں کی ہے:

> Civil wrong for which the remedy is a common law action for unliquidated damages, and which is not exclusively the breach of a contract or the breach of a trust or other merely equitable obligation.[1]

ٹارٹ سے مراد کسی ایسے فرض کی خلاف ورزی ہے جو کسی معاہدے کی بناء پر عائد نہ ہو اور جس کے نتیجے میں کسی ایسے قطعی فرض کی خلاف ورزی ہو جس کا کوئی دوسرا شخص حق دار ہو یا کسی شخص کے کسی محدود ذاتی، شخصی، خانگی حق کی خلاف ورزی کی وجہ سے خاص نقصان پہنچے یا اس خلاف ورزی کی وجہ سے عام افراد کو نقصان پہنچے۔

وِنفیلڈ (WINFIELD) کے نزدیک ہر وہ فعل ٹارٹ ہے جس کے سرزد ہونے سے مدعی کو عدالت سے ہرجانہ ملتا ہے۔[2]

ٹارٹ (TORT) انگریزی زبان کے لفظ WRONG سے ملتا جلتا ہے۔ لفظ ٹارٹ لاطینی زبان کے لفظ (TORTUM) سے ماخوذ ہے جس کے معنی ٹیڑھے کے ہیں۔ ٹارٹ کو CIVIL INJURY یا CIVIL WRONG کہا جا سکتا ہے یعنی ایسا نقصان جس سے مدعی عدالت میں دعویٰ کر کے اپنی حق تلفی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ازالہ کرائے اور معاوضہ (DAMAGES) کا حق دار ٹھہرے۔ برطانیہ سمیت تمام یورپی ممالک نیز امریکہ اور آسٹریلیا میں اس قانون کی بڑی اہمیت ہے۔ مشینی دور میں جس قدر ایجادات ہو رہی ہیں' قانون ٹارٹ کی اہمیت بڑھ رہی ہے۔ کمپیوٹر کے آنے سے اور اس قسم کی اختراعات سے نت نئے قانونی مسائل جنم لے رہے ہیں' چاہے کار کا حادثہ ہو جائے یا کسی فیکٹری میں کسی مزدور کا ہاتھ کٹ جائے یا اس کی موت واقع ہو جائے' پریس میں کسی کی پگڑی اچھالی جائے یا کارخانے کی کسی ناقص خوراک سے کسی استعمال کرنے والے کو کوئی تکلیف پہنچے یا پڑوسی دوسروں کو اونچی آوازوں سے ایذاء پہنچائیں' قانون ٹارٹ ہر حال میں مدعی کو تحفظ دیتا ہے۔

جنایہ کا تصور :

فقہ اسلامی میں TORT کا متبادل لفظ جنایہ ہے۔ بقول ڈاکٹر مصلح الدین "یہ افسوس کا مقام ہے کہ جدید فقہاء نے فقہ اسلامی کے ہر قانون کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہے لیکن TORT پر بہت کم کام ہوا ہے"[۳]۔ تاج العروس میں جنایہ کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے:

الجنایہ الذنب والجرم مایفعلہ الانسان مما یوجب علیہ العقاب اوالقصاص فی الدنیا والاخرۃ[۴]

یعنی جنایہ سے مراد ایسا گناہ اور جرم ہے جس کے کرنے سے انسان پر اس دنیا میں سزا یا قصاص واجب ہو جاتا ہے اور آخرت میں بھی مستحق عذاب ہوتا ہے۔

امام سرخسی فرماتے ہیں:

اعلم ان الجنایہ اسم لفعل شرعا سواء حل بمال اونفس ولکن فی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لسان الفقهاء یراد باطلاق اسم الجنایه الفعل فی النفوس والاطراف فانهم خصوا الفعل فی المال باسم و هو الغصب والعرف غیره فی سائرالاسامی ثم الجنایه علی النفوس نهایتها مایکون عمدامحضافا نهامن اعظم المحرمات بعد الاشراک بالله تعالیٰ[۵]

جنایت نام ہے کسی کے مال یا جان کو حلال سمجھنا لیکن فقہاء کی اصطلاح میں جنایت کا فعل صرف انسان کی جان یا اس کے اعضاء سے متعلق ہے کیونکہ مال کی جنایت کے لئے اصطلاح میں غصب کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ جنایت فی النفس کی انتہا جان بوجھ کر کسی جان کو تلف کرنا ہے اور یہ شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے۔

ولیم لین (Willam Lane) نے جنایہ کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

Jinaya (جنایہ) primarily means the act of gathering, plucking or taking from a tree, fruit. It generally signifies crime, and offence, or an injurious action for which one should be punished; or an action that a man commits requiring punishment or retaliation to be inflicted upon him to the present world or in the world to come.[۶]

لغوی لحاظ سے جنایہ کا مطلب ہے اکھٹا کرنا یا توڑنا یا کسی درخت سے پھل توڑنا۔ عمومی طور پر اس سے مراد جرم ہے یا ایسا ضرر رساں فعل جس کی وجہ سے سزا دی جائے یا کسی ایسے فعل سے بھی اسے تعبیر کیا جا سکتا ہے جس کی وجہ سے سزا دی جائے یا مدعا علیہ پر قصاص واجب ہو جائے۔ یہ سزا اس دنیا میں بھی ہو سکتی اور اخروی دنیا میں بھی۔

علامہ مرغینانی نے کتاب الہدایہ میں[۷] Thomas Patric Huges[۸] نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سر عبدالرحیم نے Muhammadan Jurisprudence[۹] میں مندرجہ بالا مفہوم کو پیش نظر رکھا ہے۔ بعض دفعہ ایک جرم (CRIME) بھی TORT کے زمرے میں آ جاتا ہے اور اس کے ارتکاب سے فوجداری اور دیوانی مقدمات کئے جا سکتے ہیں' مثلاً کسی کی ہتک عزت۔ اس صورت میں ازالہ حیثیت عرفی (DEFAMATION) کا دعویٰ کیا جا سکتا ہے۔

ابن رشد نے جنایہ' کی مندرجہ ذیل اقسام بیان کی ہیں:[۱۰]

۱۔ انسان سے متعلقہ ٹارٹ مثلاً قتل کر دینا۔

۲۔ انسانی اعضاء کے خلاف ٹارٹ مثلاً جسم کاٹنا' ٹکڑے کرنا۔

۳۔ ہتک عزت۔

۴۔ زنا اور زنا بالجبر۔

۵۔ جنایات بر جائیداد مثلاً غصب' چوری' ڈاکہ' دھوکہ دہی' بددیانتی اور غبن۔

ابن نجیم نے دوسروں کی تضحیک' غیبت اور اس قسم کے رزائل کو جنایہ میں شامل کیا ہے۔ اسقاط حمل جس کا قانونی جواز نہ ہو' وہ بھی ابن نجیم کے نزدیک قابل گرفت ہے اور جنین کو ہلاک کرنے کا تاوان مدعی یا مدعیہ کو ادا کرنا ہو گا۔[۱۱]

علامہ کاسانی نے جنایات کی دو اقسام تحریر کی ہیں:[۱۲]

۱۔ جنایات بر جائیداد۔ غصب اور اتلاف۔

۲۔ انسانی جان سے متعلقہ جنایات۔

ابن قیم نے[۱۳] TORT کے لئے تعدی کا لفظ استعمال کیا ہے اور ماہر لسانیات SPIRO SOCRATES نے لکھا ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

The fact is that the line which devides the two kinds of wrongs, torts and crime, is sometime very narrow in Islamic Jurisprudence. Most of the lexicographers translate جنایہ crime. ۱۴

حقیقت تو یہ ہے کہ ٹارٹ اور جرم کے درمیان حد فاصل فقہ اسلامی میں بعض دفعہ بہت تنگ ہو جاتی ہے۔ اکثر لغات کے ماہر جنایہ کو جرم کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں۔

بعض فقہاء نے ٹارٹ کے لئے "ضمان" کا بھی لفظ استعمال کیا ہے۔ لیکن یہ مکمل طور پر ٹارٹ کا متبادل نہیں ہے۔ قانون ٹارٹ مکمل طور پر فقہ اسلامی میں موجود ہے' لیکن قدیم اصطلاحات میں ہے اور کتب فتاویٰ میں جگہ جگہ بکھرا ہوا ہے۔ مغرب میں قانون ٹارٹ نے ادھر چند صدیوں سے جنم لیا ہے جبکہ فقہ اسلامی میں فقہاء اسے مختلف اصطلاحات میں ایک ہزار برس سے زائد عرصہ سے استعمال کر رہے ہیں جیسے کتاب الجنایات' کتاب القصاص والدیات' کتاب الحدود وغیرہ۔

Maurice Gaudefroy Dem. Mhynes لکھتے ہیں کہ :

Muslim law recognised two catagories of crime. The first are of human and private nature; they are subject to the law of talio and of ransom. The second class includes theft, brigandage, extra-marital sexual relations, apostasy, wine drinking ۱۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی قانون میں جرائم کی دو اقسام رائج ہیں' پہلی وہ قسم ہے جو حقوق انسانی اور ذاتی نوعیت کے حقوق سے متعلق ہے۔ یہ قسم قانون قصاص و دیت کے ضمن میں آتی ہے۔ جرم کی دوسری قسم سرقہ' حرابہ' زنا' ارتداد اور شراب نوشی ہے۔

بقول جرمن مستشرق جوزف شخت جہاں تک فقہ اسلامی میں قانون ٹارٹ کا تعلق ہے' جنایات میں قتل' اعضاء کا کاٹنا یا تلف کر دینا اور جائیداد میں مداخلت' غصب اور اتلاف سب شامل ہیں۔ جنایات سے متعلق قانون کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہاں حقوق العباد کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اگر دوسروں کے حقوق سلب ہوں تو معاوضہ ملتا ہے تاوقتیکہ مدعی معاف کر دے۔[16]

وہ ایک جگہ رقم طراز ہے:

"The approach to Islamic law to the Jinayat, i.e., HOMICIDE, bodily HARM and damage to property is thoroughly different".[17]

فقہ اسلامی کا نقطہ نظر جنایات کے بارے میں مختلف ہے۔ جنایات سے مراد انسانی قتل' اعضاء کا نقصان اور جنایات بر جائیداد ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدود و تعزیرات' ٹارٹ سے مختلف ہیں

فقہ اسلامی میں مندرجہ ذیل حدود ہیں:

۱۔ زنا۔

۲۔ سرقہ۔

۳۔ حرابہ۔

۴۔ شراب نوشی۔

۵۔ قذف۔

۶۔ ارتداد۔

ان میں سے صرف حد قذف TORT کے زمرے میں آتی ہے کیونکہ اس سے مدعی یا مدعیہ کی نہ صرف ہتک عزت ہوتی ہے بلکہ خاندان کی شہرت خراب اور برباد ہوتی ہے۔ بعض جرائم بھی ٹارٹ ہوتے ہیں' جیسے چوری۔ یہ جنایات برجائیداد کے زمرے میں آتی ہے۔ غصب اور اتلاف TORT ہیں اگر جائیداد یا مال چوری کیا جائے تو یا تو غصب ہو گا یا اتلاف۔ مدعی فوجداری کاروائی کے ساتھ ساتھ دیوانی کاروائی کا بھی سہارا لے سکتا ہے۔ بعض تعزیرات مثلاً قتل یا چوٹیں یا زخم لگانا TORT بھی ہے' لہٰذا مدعی فوجداری اور دیوانی کاروائی کر سکتا ہے۔

جرم اور ٹارٹ میں فرق

جرم (CRIME) معاشرہ کی اجتماعی حقوق میں مداخلت بے جا ہے۔ اس کے برے اثرات صرف ایک شخص پر نہیں بلکہ پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں۔ جرم کی صورت میں ملزم کو قید و بند و جرمانہ کی سزا بھگتنا پڑتی ہے۔ مجرم پر مقدمہ چلانا ریاست کی ذمہ داری ہے۔ مجرمانہ افعال مضروب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا اس کے لواحقین معاف نہیں کر سکتے۔ جرم میں صرف فوجداری عدالت ہی میں مقدمہ دائر ہو سکتا ہے۔ جرم کی ہر صورت عمومی حق میں مداخلت تصور کی جاتی ہے۔ اس لئے مقدمہ یا استغاثہ مستغیث کی صوابدید پر نہیں چھوڑا جا سکتا۔ ٹارٹ ایک فرد کی خانگی حقوق پر حملہ ہوتا ہے سارا معاشرہ اس کے برے اثرات سے محفوظ رہتا ہے۔ ٹارٹ میں مدعا علیہ جس فعل بے جا کا ارتکاب کرتا ہے حرجانہ (DAMAGES) یا تاوان (COMPENSATION) ادا کر بچ جاتا ہے۔ ٹارٹ میں مدعی خود مقدمہ دائر کرتا ہے اور راضی نامہ بھی ممکن ہے۔ حملہ کی صورت میں یا باقی چند صورتوں میں مقدمہ چلانے کا بھی حق ہوتا ہے۔ مدعی ازالہ حیثیت عرفی (DEFAMATION) کی صورت میں دیوانی دعویٰ بھی دائر کر سکتا ہے۔ اسی طرح ساتھ ساتھ فوجداری کاروائی بھی کی جاسکتی ہے۔ JONES CROSS AND نے جرم کی یہ تعریف بیان کی ہے:

A crime is a legal wrong the remedy for which is punishment of the offender at the instance of the State.[۱۸]

جرم ایک ایسا فعل ہے جس کے ارتکاب پر مجرم کو حکومت سزا دیتی ہے۔

بقول سید ریاض الحسن:

Crime is, therfore, an act or omission in which some provision of Divine law is violated and punishment has been provided for that.[۱۹]

جرم سے مراد ایسے فعل کا ارتکاب یا اس فعل کا ترک کر دینا ہے جس سے احکام شریعہ کی خلاف ورزی ہوتی ہے اور جس کی وجہ سے سزا مقرر ہوتی ہے۔

Smith and Hogan کے خیال کے مطابق فوجداری قانون کا یہ دائرہ کار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کہ لوگوں کی ذاتی زندگیوں میں مداخلت کی جائے۔ بلکہ جرم سے معاشرے پر برا اثر پڑتا ہو تو صرف اس صورت میں فوجداری قانون حرکت میں آتا ہے۔[۲۰] محمد اقبال صدیقی اپنی کتاب The Penal Law of Islam میں لکھتے ہیں کہ معاشرے میں امن و امان قائم کرنے کے لئے اسلامی قوانین فوجداری بڑا اہم کردار ادا کرتے ہیں اور کسی سے بے انصافی نہیں ہوتی۔[۲۱]

ٹارٹ اور خلاف ورزی معاہدہ میں فرق:

ٹارٹ عمومی حق کی خلاف ورزی ہے جس سے سارا معاشرہ متاثر ہوتا ہے لیکن خلاف ورزی معاہدہ کسی شخص یا ذاتی نوعیت کے حق کی خلاف ورزی ہے' معاشرہ کو اس سے کوئی سروکار نہیں۔ ٹارٹ عام معاشرے کا محافظ ہے جبکہ معاہدہ فریقین کا محافظ ہے۔ ٹارٹ میں معاوضہ کا تعین پہلے سے نہیں ہوتا جبکہ معاہدہ میں متعین ہوتا ہے۔ افعال بے جا کی شدت ٹارٹ کے ہرجانہ یا تاوان کا تعین کرتی ہے۔ ایک ہی واقعہ ایک ہی وقت میں ٹارٹ بھی ہو سکتا ہے اور جرم اور معاہدہ کی خلاف ورزی بھی۔ مثلاً میں نے اپنا کوٹ ڈرائی کلیننگ کے لئے دوکان پر دیا دوکان دار کا ملازم اس کوٹ کو چوری کر کے بھاگ گیا۔ اس صورت میں میں ٹارٹ کے تحت بھی دعویٰ کر سکتا ہوں۔ چونکہ معاہدہ تھا اس لئے قانونی معاہدہ کے تحت بھی مالک کے خلاف دعویٰ کر سکتا ہوں اور چوری ہونے کی صورت میں فوجداری کاروائی بھی کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا بعض ٹارٹ قانون معاہدہ اور جرم سے ملتے جلتے ہیں لیکن ٹارٹ قانون کی ایک علیحدہ شاخ ہے جس کی تفصیل بعد میں بیان کی جائے گی۔

حقوق اللہ اور حقوق العباد

حقوق اللہ تو عبادات سے متعلق ہیں۔ حقوق العباد اور ٹارٹ کا آپس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں گہرا تعلق ہے۔[۲۲] آصف فیضی نے اپنی کتاب Outlines of Muhammadan Law میں پروفیسر OSTROROG کا حوالہ دیا ہے۔ پروفیسر موصوف اپنے لیکچر The Angora Reform میں بیان کرتے ہیں کہ اسلام نے حقوق العباد (Rights of Men) کا جو عمدہ تصور دیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ حقوق العباد کے ذریعے سے نسل انسانی کی حریت محفوظ ہوئی' جائیداد کو تحفظ ملا' جان کی حفاظت کا حق ملا حتیٰ کہ غیر مسلموں اور اقلیتوں کو بھی اس وقت حقوق ملے جب مغرب ان کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ مغرب کو ان کے متبادل اصول تلاش کرنے کے لئے ایک ہزار سال انتظار کرنا پڑا۔ یہودی پروفیسر اوریل ہیڈ (Prof.F.Uriel Heyd) نے حقوق العباد کو حق (HAQQ) آدمی کا نام دیا ہے۔ جیسے کسی کو قتل کر دینا یا زخم لگانا۔ ٹارٹ حقوق العباد کی خلاف ورزی اور حق تلفی ہے[۲۳] لہٰذا قانون قصاص کے تحت قتل کی شکل میں مقتول کے وارث خون بہا لے سکتے ہیں۔ زخموں کی صورت میں مدعی یا مستغیث قصاص کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ خون بہا کو فقہی اصطلاح میں دیت کہا گیا ہے۔

اگر حقوق العباد کے تصور کو سامنے رکھا جائے تو اسلام میں قانون ٹارٹ کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ انسانی حقوق کسی صورت پامال نہیں کئے جاسکتے ہیں۔ غیر شرعی صورت میں انسانی خون بہانا قابل گرفت اور قابل سزا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

23691

گناہ کا تصور:

گناہ یا معصیت کا ٹارٹ سے بہت گہرا تعلق ہے۔ گناہ دو قسم کے ہیں' صغیرہ اور کبیرہ۔ سود خوری' قتل' زنا' شراب نوشی' سحر کرنا' جھوٹی قسمیں اٹھانا' قذف اور الزام تراشی' جھوٹی گواہی دینا اور شرک وغیرہ گناہ کبیرہ ہیں۔ تفصیل کے لئے عبدالرشید خان کی کتاب Islamic Jurisprudence[۲۴] ملاحظہ ہو۔ اگر کوئی شخص ٹارٹ کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ ایک طرف قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے اور دوسری طرف وہ آخرت میں سزا کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس دنیا میں سزا سے بچ بھی جائے تو اخروی دنیا میں اس کی ہر صورت میں گرفت ہو گی حتیٰ کہ وہ توبہ النصوح نہ کرلے یا مدعی معاف نہ کر دے۔ اس لحاظ سے اسلام کا قانون ٹارٹ مغرب کے قانون ٹارٹ سے بہت مختلف ہے۔ اخروی احتساب کا تصور انسان کی زندگی پر گہرا اثر چھوڑتا ہے اور حقوق العباد کے اتلاف کو روکتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ مغربی اقوام اخلاقی لحاظ سے دیوالیہ ہو چکی ہیں۔ کبھی تو قدرت انہیں AIDS کی شکل میں مختلف قسم کی بیماریوں میں مبتلا کر کے سزا دیتی ہے اور کبھی ایسی ایسی بیماریوں میں گرفتار کر دیتی ہے جو کبھی سننے میں نہیں آئی ہیں۔ جنس پرستی کو ہی لے لیں' لواطت برطانیہ میں کوئی جرم نہیں اور ۱۹۶۷ء کے قانون کے مطابق اگر فاعل اور مفعول کی عمر ۲۱ سال سے زیادہ ہو تو رضامندی سے وہ ایک دوسرے سے لواطت کر سکتے ہیں لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ کھلی جگہ (Public Place) پر نہ ہو۔ اس بھیانک جرم کو قانونی تحفظ دینا موجودہ دور میں جنس پرستی کی ایک بد ترین مثال ہے۔ پروفیسر این۔جے۔ کولسن (N.J.Coulson) نے اپنی کتاب Conflicts and Tensions is Islamic Jurisprudence میں ایک مشہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برطانوی مقدمے کا ذکر کیا ہے جو (Shaw vs. The Director of Public) کے نام سے مشہور ہے۔ House of Lords نے اس مقدمہ کا فیصلہ ۱۹۶۲ء میں کیا۔ اس کے واقعات مختصراً بیان کرتا ہوں۔ ایک شخص SHAW نے ایک کتابچہ شائع کیا جس کا نام اس نے Ladies Directory رکھا اس میں برطانیہ کی طوائفوں اور بدکار خواتین کے پتے درج کیے۔

یہ کتابچہ زیادہ دیر تک نہ چل سکا اور مسٹر شا کے خلاف مقدمہ درج ہو گیا۔ اس کے خلاف یہ جرم عائد ہوا کہ اس نے عوام الناس کے اخلاق کو تباہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ آخر کار House of Lords نے ملزم کے خلاف فیصلہ سنایا۔ پروفیسر کلسن اس فیصلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ اخلاق اور قانون کا گہرا تعلق ہے'۔[۲۵]

اس لحاظ سے مندرجہ بالا فیصلہ اچھا ہے کہ برطانوی قانون نے گناہ کے تصور کو پیش نظر رکھا۔ یہ تو فوجداری مقدمہ تھا۔ رہا ٹارٹ کا تعلق تو اس ضمن میں گزارش ہے کہ فقہ اسلامی میں ہر قانون معاشرے کی صحت اور اصلاح کے لئے وضع کیا گیا ہے اور اخروی سزا ملزم کو خوف دلاتی رہتی ہے۔ قرآن حکیم اور حدیث پاک میں جن جن سزاؤں کا ذکر ہے وہ انسان کی اصلاح کے لئے کافی ہیں۔

انسانی بنیادی حقوق تاریخ کے آئینے میں:

اہل مغرب کے نزدیک انسانی بنیادی حقوق کی تاریخ برطانیہ کے میگنا کارٹا (MAGNA CARTA, 1215) سے شروع ہوتی ہے۔[۲۶] بعد ازاں ۱۶۲۸ء میں Petition of Rights اور ۱۶۸۹ء میں Bill of Rights کے تحت کچھ بنیادی حقوق انسانیت کو ملے۔ یہ حقوق یورپین سیاست دانوں اور دانشوروں کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاوشوں کا نتیجہ تھے۔ انقلاب فرانس کی وجہ سے جمہوریت نے جنم لیا۔ ۱۷۷۶ میں American Declaration of Independence لکھا گیا۔ چند سال بعد ۱۷۸۹ میں Declaration of Human Rights لکھا گیا۔ یہ سب سفر آزادی میں اہم سنگ میل تھے۔ جنگ عظیم اول اور دوم میں جس قدر بربریت اور انسانیت کو پامال کرنے کا بدترین ڈرامہ کھیلا گیا وہ تاریخ عالم کے چہرے پر ایک بدترین داغ ہے۔ اقوام اور لیگ آف نیشنز اپنے مقاصد میں ناکام رہیں۔ انجام کار ۱۹۴۸ء میں انسانی حقوق کا بنیادی منشور Universal Declaration of Human Rights لکھا گیا جس پر ہر مغربی دانشور سر دھن رہا ہے۔ اس کے مقابلے میں تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی دفعہ انسانوں کے بنیادی حقوق کی نشاندہی کی۔ ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم کے مطابق مسلمانوں کے زوال کی وجہ سے ان کی تاریخ بھی دھندلی پڑ گئی حالانکہ حقوق انسانی کا تصور سب سے پہلے اسلام نے دیا تھا۔ خطبہ حجتہ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانی حقوق کا منشور عطا فرمایا۔ رابرٹ بریفارٹ نے اسلامی تعلیمات کے احسانات جو یورپ پر کئے گئے ہیں اپنی شہرہ آفاق کتاب تشکیل انسانیت میں ان کا ذکر کیا ہے۔[۲۷] جناب اے کے بروہی تحریر فرماتے ہیں کہ اقوام متحدہ اب انسانی بنیادی حقوق کی باتیں کر رہی ہے' لیکن اسلام نے ۱۴۰۰ سال پہلے یہ منشور پیش کر دیا تھا۔ عبدالحمید صدیقی نے اسے انسانیت کے نام ایک اہم پیغام کہا ہے۔[۲۸] خطبہ حجتہ الوداع کے یہ الفاظ (جو شوکانی نے نیل الاوطار میں نقل کئے ہیں) انسانی اخوت کا پیغام ہیں اور ٹارٹ کے خلاف مکمل تحفظ کی ضمانت ہیں:

"یاایھاالناس ان ربکم واحد و ان اباکم واحد الالا فضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی ولا لا حمر علی اسود ولا لا سود علی احمر الا بالتقوی"[۲۹]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدالت مظالم کی اہمیت :

عدالت مظالم کو مشہور مستشرق G.E.Grunebaum نے Courts of Tort[۳۰] کے نام سے پکارا ہے۔ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ظلم اور استبداد کے خلاف چٹان بن کر دنیائے عالم میں تشریف لائے۔ آپ نے ظلم کی زنجیروں کو کاٹ دیا۔ ارشاد ہوا " الظلم ظلمات یوم القیامہ"[۳۱] کہ ظلم قیامت کے دن اندھیرے بن کر آئے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باقاعدہ طور پر ایک محکمہ قائم فرمایا جس کا نام ولایت مظالم رکھا گیا۔ ولایت مظالم سے مراد یہ ہے کہ آپس میں تعدی اور ظلم کرنے والے ہر دو فریق کو جبراً عدالت میں پیش کر کے انصاف کرایا جائے۔ آنحضرتؐ نے ایک مرتبہ خود اس قسم کے مقدمے کا فیصلہ فرمایا اور حضرت زبیر بن العوام اور ایک انصاری میں زمین کی سیرابی سے متعلق جھگڑے کو نبٹایا۔[۳۲] ماوردی نے الاحکام السلطانیہ میں لکھا ہے کہ مظالم عدالتیں لوگوں کو سستا اور جلد انصاف ہوتے تھے۔[۳۳] خلفائے راشدین کے دور میں مظالم عدالتیں بڑے موثر طریقے سے کام کرتی تھیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ نے اپنے زمانے کے مشہور قاضی ابوادریس الخوارزمی کو مظالم عدالتوں کا سربراہ بنایا تھا۔[۳۴] حضرت ابوبکرؓ نے بھی قاضی کو اس عدالت کا سربراہ بنایا۔ حضرت عمرؓ نے قاضی القضاء ابوموسیٰ اشعری کو ان عدالتوں کا سربراہ بنایا تھا۔[۳۵] اموی دور میں خلیفہ عبدالملک نے قاضیوں کو مظالم عدالتوں کا سربراہ بنایا۔ عباسی دور میں خلفاء نے فوجداری عدالتوں کا قیام کیا' جن کا انچارج صاحب المظالم ہوتا تھا۔ سب سے بڑی عدالت دیوان النظر فی المظالم ہوتی تھی۔ خلیفہ اس کی صدارت کرتا تھا اور لوگوں کی شکایات سنتا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاطمی دور میں خلیفہ المعز نے ناظرالمظالم کا عہدہ قائم کیا۔ اس میں ملٹری گورنر، وزیر اور قاضی اور فقہاء بیٹھ کر لوگوں کی شکایات کا ازالہ کرتے تھے۔ خلیفہ مامون بھی ان عدالتوں میں بڑی دلچسپی رکھتے تھے۔ انڈیا میں ۱۱۹۳ء سے لے کر ۱۵۲۶ء تک اور بعد ازاں ۱۵۵۳ء تک ان عدالتوں کی جھلکیاں ہمیں ملتی ہیں۔ بادشاہ خود ان کی سربراہی کرتا تھا۔

فقہ میں قانون ٹارٹ کی تدوین

قرآن حکیم جملہ علوم کا سرچشمہ ہے۔ قانون ٹارٹ پر متعدد آیات ہیں۔ بعینہ حضور اکرم صلی اللہ وآلہ وسلم نے احکام شریعت کی تفسیر اور تشریح فرمائی۔ قرآن حکیم اور حدیث قانون ٹارٹ کے سرچشمے ہیں۔ اہل مغرب کا یہ دعویٰ کہ اسلامی قانون رومی قوانین سے ماخوذ ہے، قطعی طور پر غلط ہے۔ گولڈ زہیر، وان کریمر (Von Kremer) ایموس (Amos) اور امیلو بوسی (Emilio Bussi) اور ڈاکٹر بروکلمان کے نزدیک دین محمدی عیسائیت کا چربہ ہے، غلط ہے۔ ان کے خرافات دراصل اسلامی فقہ سے جہالت پر مبنی ہیں۔ قوانین میں مشابہت ہو سکتی ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ قانون ٹارٹ عیسائیت کا چربہ یا رومی قوانین سے ماخوذ ہے۔ فقہ اسلامی کے ماخذ قرآن حکیم، سنت رسول، اجماع، قیاس، استدلال، مصالحہ مرسلہ، استحسان اور اجتہاد ہیں جو کہ عیسائیت اور رومی قوانین سے قطعی طور پر مختلف ہیں۔ ڈاکٹر صبحی محمصانی نے فلسفہ الشریع فی الاسلام اور عبدالقادر عودۃ شہید نے التشریع الجنائی الاسلامی میں اسی نظریے کی حمایت کی ہے اور یہی نظریہ حال ہی میں شائع ہونے والی کتاب Islamic Criminal Justice system, New York, 1982 کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ہے جس کا مولف Chierif Bassiouni ہے۔ قانون استیذان کا تصور، قتل کے بارے میں احکامات، زخموں کے بارے میں قوانین خطاء الطبیب، حبس بے جا، ہتک عزت کا قانون اور قذف کی سزا، غفلت کا قانون، سفیروں کے بارے میں ہدایات اور احکام، نسلی امتیاز کا خاتمہ اور خواتین کی صحیح حیثیت کا تعین اسلام نے ۱۴۰۰ سال پہلے کر دیا تھا۔ بقول A.K.R. Kiralfy[۳۶] جنایات بر جائیداد میں برطانیہ Replevin یعنی حاصل شئی کی واپسی کا دعویٰ، ہرجانہ (Trover) کا قانون ۱۵ویں صدی کی پیداوار ہے۔ پہلا مقدمہ ۱۶۳۸ء میں سنا گیا جو Halsworth's case کے نام سے مشہور ہے جس میں امین کی ذمہ داری مقرر کی گئی۔ اس کے مقابلے میں فقہ اسلامی میں اتلاف اور غصب کے بارے میں تفصیلات قرآن حکیم اور تفاسیر نیز احادیث مبارکہ اور پرانے فتاویٰ سے ملتی ہیں۔ طبیب کی غفلت کا قانون پہلی دفعہ برطانیہ میں ۱۹۴۷ میں بنا۔ جب کہ امام شافعی ایسی شخصیت نے کتاب الام میں احادیث مبارکہ کی روشنی میں خطاء الطبیب پر تفصیل سے بحث کی ہے۔ ضرورت اسی بات کی ہے کہ فقہ کی کتب کی تدوین نو کی جائے۔ قانون ٹارٹ قدیم کتب میں جگہ جگہ قدیم اصطلاحوں کی صورت میں پھیلا ہوا ہے۔ کتاب الاجارات، کتاب الجنایات، کتاب الودیعہ، کتاب القصاص والدیات، عاریہ، کتاب الخراج، کتاب الجہاد وغیرہ کے ابواب کے تحت اسے تلاش کر کے جمع کرنے اور جدید انداز میں اسے پیش کرنے کی ضرورت ہے۔[۳۷]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنایات (TORTS) کی اقسام

فقہاء نے جنایات کی مندرجہ ذیل اقسام بیان کی ہیں۔

ا۔ جنایات برجائیداد : اس کی دو بڑی اقسام یہ ہیں:

(ا) غصب۔

(ب) اتلاف۔

امین کے فرائض بھی اس ضمن میں قابل ذکر ہیں نیز فضا کے اوپر مداخلت بیجا اور زیر زمین مداخلت بے جا۔

۲۔ استیذان : اسے مغربی قانون ٹارٹ میں LAW OF PRIVACY کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ قرآن حکیم میں خلوت کا ایک اعلیٰ قانون پیش کیا گیا ہے جو ہر لحاظ سے مغربی قانون ٹارٹ سے زیادہ واضح اور جامع ہے۔

۳۔ لقطہ : اسے مغربی قانون ٹارٹ میں TROVE کہا جاتا ہے۔ فقہ میں اس موضوع پر بے شمار مواد موجود ہے' قریباً تمام فتاویٰ میں اس کا ذکر ہے۔

۴۔ امر باعث تکلیف (NUISANCE) : آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ میں امر باعث تکلیف کے بارے میں تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔

۵۔ قتل : احکام قصاص و دیت۔ قتل کے بارے میں فقہ میں بے شمار مواد موجود ہے۔ احکام قصاص و دیت قرآن حکیم سے اخذ کیے گئے ہیں۔ قسامہ اور عاقلہ بھی اس ضمن میں قابل غور ہیں۔

۶۔ خطاء الطبیب : ڈاکٹروں کی غفلت سے انسانی جان کے تلف ہو جانے کی صورت میں مفصل قانون موجود ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ حملہ (ASSAULT AND BATTERY)

۸۔ حبس بے جا : اس صورت میں مدعی' مدعا علیہ سے تاوان وصول کرتا ہے

۹۔ مخاصمانہ عدالتی کاروائی : یہ سب کاروائی حرام ہے اور مدعی کو باقاعدہ معاوضہ ملتا ہے۔

۱۰۔ ازالہ حیثیت عرفی : یہ سب کاروائی حرام ہے اور مدعی کو باقاعدہ معاوضہ ملتا ہے۔

۱۱۔ غفلت : قانون غفلت ٹارٹ میں اہم ترین قانون ہے جس سے مدعی کو مکمل تحفظ ملتا ہے۔

۱۲۔ مخدوش عمارات : ایسے علاقے یا عمارات جو مخدوش اور خطرناک ہوں' کسی نقصان کی صورت میں مالک مدعی کو تاوان ادا کرے۔

۱۳۔ جانوروں کی جنایات : اگر جانوروں سے نقصان کسی کو پہنچے تو مالک پر تاوان عائد ہوتا ہے۔

۱۴۔ دھوکہ دہی : دھوکہ دہی' جھوٹ' ملاوٹ سب شریعت میں ممنوع ہیں اور قابل گرفت ہیں۔

۱۵۔ حقوق تجارت پر حملہ : قانون ٹارٹ تجارتی حقوق کی مکمل حفاظت کرتا ہے اور خلاف ورزی کی صورت میں تاوان دلاتا ہے۔

۱۶۔ نسلی امتیاز : فقہ میں نسلی امتیاز کا کوئی تصور نہیں' یہ انسانیت کی توہین ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷۔ خواتین کی حیثیت : اسلام میں خواتین کے حقوق مغربی قانون ٹارٹ کے مقابلے میں وسیع تر ہیں۔ ناموس خواتین کو مکمل تحفظ دیا گیا ہے' ان کی عفت کو محفوظ رکھا گیا ہے۔

جنایات برجائیداد

کسی شخص کی زمین یا جائیداد پر بغیر اجازت یا بغیر کسی قانونی جواز کے داخل ہونے یا کسی غیر منقولہ جائیداد کے قابض شخص کے قبضے میں براہ راست یا بالواسطہ بلاوجہ مداخلت کرنا قانوناً مداخلت بے جا ہے۔ کسی کی کھڑکی میں تانک جھانک کرنا' دوسرے شخص کی دیوار میں کیل ٹھونکنا یا کسی کی زمین پر کوڑا کرکٹ پھینکنا مداخلت بے جا تصور ہوں گے۔ زمین سے متعلق مداخلت بے جا کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں:-

۱۔ بے جا داخلہ۔

۲۔ جائز داخلہ' ناجائز حرکات۔

۳۔ بغیر اجازت زمین' استعمال کرنا۔

اجازت اور رضامندی سے کسی عام ضرورت کے تحت کسی کے گھر میں داخل ہو سکتا ہے مثلاً آگ بجھانے کے لئے کسی کے گھر میں داخل ہونا وگرنہ خطرہ ہے کہ آگ زیادہ پھیل کر اور زیادہ نقصان نہ کر دے۔ یہ صورت تو TRESPASS TO LAND کی تھی۔

اشیاء پر دست درازی یا مداخلت بے جا TRESPASS TO GOODS کہلاتی ہے۔ کسی شخص کے قبضے میں سے کوئی چیز بغیر کسی قانونی جواز کے چھین لینا اور جائز طور پر قابض شخص کو اس چیز کے استعمال سے محروم کرنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قانوناً اور اصطلاحاً" اشیاء پر دست درازی کا فعل سمجھا جاتا ہے۔ ناجائز طور پر کسی شے کو خراب کرنا بھی دست درازی ہے۔ حدیث شریف میں جنایات برجائیداد کو مکمل طور پر روکا گیا ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

ان دماء کم و اموالکم واعراضکم حرام علیکم کحرمت یومکم ھذا فی بلدکم ھذا فی شھر کم ھذا[۳۸]

بلا شبہ تمہاری جان و مال اور آبرو ایک دوسرے کے لئے اسی طرح محترم ہے جس طرح آج کا یہ دن ہے اس مکرم شہر اور ماہ میں۔

اسی طرح چوری' دھوکہ دہی اور کسی سے زبردستی مال چھیننا سب منع ہے۔[۳۹] سورۃ النساء میں حکم ہے:

"یاایھاالذین امنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارہ عن تراض منکم[۴۰]

(ترجمہ) فتاویٰ حماویہ میں تو اس حد تک درج ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کی زمین میں قبر بنا دے اور اجازت نہ لے تو مالک کو حق ہے کہ وہ متوفی کے ورثا کو کہے کہ وہ میت باہر نکال لیں۔[۴۱]

جنایات برجائیداد یا تو غصب ہو سکتی ہیں یا تلف۔ کسی کے مال پر دست درازی قطعی طور پر ممنوع ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غصب:

غصب کے لغوی معنی زبردستی چھین لینے کے ہیں۔ کتاب الہدایہ میں علامہ مرغینانی نے غصب کی تعریف یوں بیان کی ہے:

"لغوی لحاظ سے غصب کے معنی ہیں کسی سے زبردستی چھین لینا"[۴۲]

علامہ سرخسی نے المبسوط میں غصب کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے "غصب سے مراد کسی دوسرے سے مال زبردستی طور چھیننے کے ہیں یا بالفاظ دیگر کسی دوسرے کی جائیداد پر زبردستی قبضہ کر لینا"۔[۴۳]

سورۃ الکہف میں بھی غصب کا لفظ زبردستی قبضہ کرنے کے معنوں میں استعمال ہوا ہے وکان وراء ھم ملک یاخذ کل سفینہ غصبا[۴۴]

امام نوویؒ نے بھی مندرجہ بالا تشریح سے اتفاق کیا ہے۔[۴۵]

غصب کے بارے میں آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حدیث مبارک ہے " من غصب شبرا من ارض طوقہ اللہ من سبع ارضین" یعنی جس نے کسی کی ایک بالشت بھر زمین غصب کی، تو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کے گلے میں سات زمینوں کا طوق ڈالیں گے۔

اتلاف

اتلاف کے معنی تلف کرنے کی ہیں۔ مثال کے طور پر کسی کے مال پر قبضہ کر کے اس کی شکل یا ہیئت کو تبدیل کر دینا مثلاً کپاس کی فصل پر قبضہ کر کے روئی کے کپڑے تیار کر لینا یا پھل چرا کر استعمال کر لینا، یہ سب اتلاف کی شکلیں ہیں۔ اگر کسی مال کو بے جا طور تلف کر دیا جائے یا اس کی صورت بگاڑ دی جائے تو یہ بھی مال میں تصرف بے جا ہو گا۔ مثلاً دودھ میں پانی ملا دینا وغیرہ۔ اتلاف کی صورت میں مدعا علیہ مال کی اصل قیمت ادا کرے۔ تفصیلی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثالیں مجلّہ الاحکام العدلیہ کے آرٹیکل ۹۱۰ سے لے کر ۹۲۵ میں واضح طور دی گئی ہیں۔

بقول 'A.K.R.Kiralfy برطانیہ میں ۱۲ویں صدی عیسوی میں Writ on Trespass to Goods رائج ہوئی اور Replevin (حاصل شی کی واپسی کا دعویٰ) کا رواج پہلی دفعہ چودھویں صدی میں ہوا۔ Detenue یعنی معاوضہ و ہرجانہ اور شی کی واپسی) کا بھی اس کے قریب قریب قانون بنا۔ اتلاف کا قانون یعنی Trover پہلی دفعہ ۱۴۷۸ء میں بنا بعد ازاں ۱۴۷۹ء، ۱۵۱۰ اور ۱۶۷۵ء میں Sykes vs. Walls کے مقدمے میں اس قانون نے ترقی کی اور معاوضہ کا حق ملا۔[۴۶] اس کے مقابلے میں جائیداد کے اتلاف اور غصب کا قانون ۱۴۰۰ سال قبل سے فقہ اسلامی میں موجود ہے۔

امین کی ذمہ داری:

امین کے لئے ضروری ہے کہ امانتی مال کی ویسی ہی حفاظت کرے جیسی کہ کوئی معمولی احتیاط کا آدمی ویسے ہی حالات میں اسی قسم اور ویسی قیمت کے اپنے مال کی حفاظت کرتا ہے۔ امین سپرد کئے ہوئے مال میں غفلت نہ کرے وگرنہ شئی امانتی کے کم یا تلف یا خراب ہو جانے کا امین ذمہ دار ہو گا۔ مجلّہ الاحکام العدلیہ کے آرٹیکل نمبر ۷۷۹ اور ۷۸۰ میں یہ قانون بیان کیا گیا ہے۔

برطانوی قانون ٹارٹ میں امین کو Bailee کہا جاتا ہے اور اس طرح وہ مال کے نقصان یا مال کے تلف ہو جانے کی صورت میں ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس ضمن میں مشہور مقدمہ دی و نکفیلڈ (THE WINKFIEED) کا ذکر کرنا ضروری ہے جس کا فیصلہ ۱۹۰۲ء میں سنایا گیا تھا۔ کسی شخص کی مخصوص مالیت کی ڈاک بحری جہاز میں ٹکر کی صورت میں ضائع ہو گئی۔ عملہ کی غفلت کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے ٹکر ہوئی' چنانچہ Bailment کے ٹارٹ کے تحت پوسٹ ماسٹر جنرل کو ہرجانہ ادا کرنا پڑا۔ برطانیہ میں امین کی ذمہ داری کا قانون ۱۳ء۷ء میں شروع ہوا تھا اور مشہور ترین مقدمہ ۱۹۰۲ء کا ہے جب کہ فقہ اسلامی میں شروع ہی سے امین کی ذمہ داری مقرر فرمائی گئی ہے۔ سورۃ النساء میں ارشاد ہے:

"ان اللہ یامرکم ان تودو الامنٰت الی اھلھا"[۴۷]

ترجمہ: اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل کو ادا کر دو۔

اسی طرح سورۃ انفال میں ارشاد ہوتا ہے:

"یایھاالذین امنو لا تخونوا اللہ والرسول و تخونوا امنتکم و انتم تعلمون"[۴۸]

ترجمہ: اے ایمان والو! خیانت نہ کرو اللہ اور رسول کی اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو حالانکہ تم جانتے ہو۔

آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بار بار امانت کی تاکید فرمائی۔ ارشاد ہے (ترجمہ) "جب کوئی تمہارے پاس امانت رکھے تو اس کی امانت ادا کرو' اگر کوئی خیانت کرے تو تم اس سے خیانت نہ کرو (ابوداؤد)[۴۹]

TRESPASS TO SUBSOIL

اسی طرح زیر زمین مداخلت بے جا بھی قابل گرفت ہے۔ جو شخص کسی اراضی کا مالک ہو وہ زیر زمین مداخلت کی صورت میں مدعا علیہ کے خلاف دعویٰ کر سکتا ہے۔ کسی کی زمین کو کھودنا اور اس میں سے مٹی نکالنا قابل گرفت ہے۔ مغربی قانون ٹارٹ میں اسے TRESPASS TO SUBSOIL کا نام دیا گیا ہے۔ کسی کی زمین میں سے سرنگ نکالنا منع ہے[۵۰]۔ مجلّہ الاحکام العدلیہ کے آرٹیکل ۱۱۹۴ میں درج ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر کوئی شخص کسی قطعہ اراضی کا مالک ہے تو وہ فضا کے بالائی حصہ اور زیر زمین حصہ کا بھی مالک ہے اور جس طرح چاہے اس اراضی کو استعمال میں لائے۔ یہ اس کی مرضی ہے کہ جس طرح کی عمارت چاہے کھڑی کرے یا زمین کو کھود ڈالے اور اس میں تہہ خانہ بنائے یا جتنا گہرا کنواں چاہے، کھود ڈالے۔

لیکن آرٹیکل ۱۱۹۷ کے مطابق شرط یہ ہے کہ اس مالک اراضی کے ان افعال سے ہمسایہ یا کسی دوسرے شخص کو نقصان نہ پہنچے۔

علامہ ابوالاسحاق الشیرازی کے مطابق اگر کوئی شخص کسی کی اراضی سے سونا یا چاندی نکال لے تو وہ اس کا مالک نہیں بن سکتا بلکہ وہ یہ معدنیات مالک کے حوالے کر دے۔[۵۱]

علامہ مرغینانی کے مطابق زیر زمین تین اشیاء ہو سکتی ہیں:۔[۵۲]

۱۔ **معاون :** اس سے مراد معدنیات ہیں۔ امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک ان پر خمس واجب ہے، تب جا کر مالک اراضی ان کو حاصل کر سکتا ہے۔

۲۔ **رکاز :** رکاز سے مراد قیمتی دھاتیں ہیں مثلاً سونا، چاندی۔ مالک اراضی خمس ادا کرنے کے بعد ان کا مالک بن جاتا ہے۔ یہ امام ابو یوسفؒ کا نظریہ ہے۔

۳۔ **کنز :** کنز سے مراد دفینہ ہے۔ اس میں بھی خمس واجب ہے بشرطیکہ اس کا مالک کوئی نہ ہو۔ جیسے قدیم دفینے یا سکے۔ ایک سال منادی کے بعد جو شخص زمین کا مالک ہو وہ اس کی ملکیت حاصل کر سکتا ہے۔ جہاں تک انگریزی قانون کا تعلق ہے، اگر کسی کی زمین سے سونا، چاندی، سکے یا کوئی قیمتی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دھات نکل آئے تو اس صورت میں حکومت اس کی مالک ہوتی ہے نہ کہ وہ شخص جس کی اراضی ہو۔ حال ہی میں برطانیہ میں ایک مقدمہ Farms 1980 Att.Gen of the Duchy of Lancaster V.G.E. Overton میں یہ فیصلہ ہوا۔ فقہ میں اور مغربی قانون میں فرق اس مقدمے کی روشنی میں واضح ہے لیکن برطانیہ میں اگر کوئی قدیم کشتی یا بینک نوٹ کسی کی زمین سے نکلیں تو وہ مالک کے ہوتے ہیں۔ ۵۳

فضا میں مداخلت بے جا (AERIAL TRESPASS) :

زمین کا مالک' فضا کا بھی مالک ہوتا ہے وہ جتنی اونچی عمارت چاہے کھڑی کر دے بشرطیکہ کسی کو تکلیف نہ ہو اور بے پردگی نہ ہو یا کسی کے لئے خطرے کا باعث نہ بنے۔ اگر کوئی پائلٹ فضا میں اڑ رہا ہے اور بلا وجہ وہ نیچی پرواز کر رہا ہے اور کسی علاقے کے لوگوں کو آواز سے تکلیف ہو رہی ہے تو اس صورت میں اس فضائی کمپنی کے خلاف دعویٰ کیا جا سکتا ہے' یا کوئی چیز جہاز میں سے گرتی ہے اور کسی کو زخمی کر دیتی ہے تو فضائی کمپنی تاوان ادا کرے گی۔ فضائی کمپنی اس صورت میں ذمہ دار ہوتی ہے کیونکہ اس سے ہمارے بین الاقوامی معاملات ہوتے ہیں یا Civil Aviation Act رائج ہوتا ہے۔

مجلّہ الاحکام العدلیہ میں فضا میں مداخلت بے جا کے بارے میں لکھا ہے کہ :

"جو شخص کسی اراضی کا مالک ہے اگر وہ چاہے تو اونچی عمارت بنائے' شرط یہ ہے کہ کسی کو نقصان نہ ہو"۔ ۵۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استیذان :

استیذان کا متبادل ٹارٹ PRIVACY ہے۔ ہیپل اور میتھیوز (HEPPLE AND METTHEWS) نے اس کی یوں تشریح کی ہے:

"Privacy is the state of being let alone".[۵۵]

یعنی خلوت یا تخلیہ علیحدگی میں رہنے کی حالت ہے۔ بقول سید قطب' اسلام نے استیذان کے قانون کے تحت تخلیہ کی بڑی حفاظت کی ہے[۵۶]۔ کسی کے گھر میں بغیر اجازت داخلہ منع ہے۔ کسی کے خط کو بغیر اجازت پڑھنا منع ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے:

"من نظر فی کتاب اخیہ بغیر اذنہ فانما ینظر فی النار"[۵۷]

جس نے اپنے بھائی کے خط کے مندرجات کو بلا اجازت دیکھا گویا اس نے آگ میں جھانکا۔

دوسروں کے گھروں میں بغیر اجازت داخلے کو سورۃ نور میں منع فرمایا گیا ہے:

"یایھاالذین امنوا لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستانسوا وتسلموا علی اھلھا ذلکم خیرلم لعلکم تذکرون" [۵۸]

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل مت ہو جب تک کہ اجازت حاصل نہ کر لو اور ان کے رہنے والوں کو سلام نہ کر لو' تمہارے حق میں یہی بہتر ہے تاکہ تم خیال رکھو۔

اسی طرح صبح کی نماز سے قبل' دوپہر کے وقت اور عشاء کے اوقات کو قرآن حکیم نے (ثلثہ عورت) کا نام دیا یعنی یہ تین اوقات تخلیہ کے ہیں اور ان اوقات میں لوگوں کے گھروں میں نہ جایا جائے۔ سورۃ نور کی آیت نمبر ۵۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اس کا ذکر موجود ہے۔ نیز دیگر مقامات پر' خواتین کو پردے میں رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اسی طرح کسی کے ذاتی معاملات کی بلاجواز چھان بین منع ہے۔ کسی کے گھر کی تلاشی بغیر قانونی جواز کے منع ہے۔ ہیپل اور میسھیوز اپنی تصنیف Tort کے صفحات ۵۷۔۳۷ میں تحریر کرتے ہیں کہ انگلینڈ اور ویلز میں Right of Privacy کا قانونی حق نہیں ہے۔ گو امریکہ میں بعض مقدمات میں یہ فیصلہ ہوا ہے کہ کسی کو بار بار فون کرنا منع ہے کیونکہ اس سے دوسرے کے آرام میں خلل پڑتا ہے۔ برطانیہ میں بھی ایسا قانون موجود ہے لیکن کسی کے گھر کے اندر جھانکنا قابل گرفت نہیں۔ اس کے مقابلے میں اسلام کا قانون استیذان بہت جامع ہے اور خانگی زندگی کو مکمل تحفظ دیتا ہے مجلّہ الاحکام العدلیہ کے آرٹیکل نمبر ۱۲۰۲ میں تحریر ہے۔

باورچی خانہ یا ایسی جگہ میں جہاں خواتین کام کرتی ہیں دوسرے اشخاص کا جھانکنا ضرر فحش ہے۔[۵۹]

امام شافعیؒ نے کتاب الام میں اس قانون کو التعدی فی الاطلاع و دخول المنزل کے تحت تفصیل سے بیان کیا ہے۔[۶۰]

لقطہ :

لقطہ اس چیز یا سامان کو کہتے ہیں جس کا کوئی مالک نہ ہو اور وہ کسی کو گری ہوئی ملے۔ اگر کسی شخص کو کسی دوسرے شخص کا سامان کہیں ملے تو اس شخص کا فرض ہے کہ وہ اس شخص کے گرے ہوئے سامان کو اپنی تحویل میں لے لے۔ اس کے وہی فرائض ہیں جو کسی امین کے ہوتے ہیں۔ اگر ایسا سامان تلف ہو جانے والا ہو تو اسے بچایا جا سکتا ہے' لیکن فقہ اسلامی میں بچانے والا اس کا مالک نہیں بن سکتا۔ ضروری یہ ہے کہ اس کی منادی کرائی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے' ایک سال کے اندر اندر اگر کوئی مالک نہیں ملتا تو سامان پانے والا اس کا مالک بن سکتا ہے۔ انگریزی قانون میں تو یہ معیار نہیں' وہاں سامان پانے والا مالک بن جاتا ہے۔

مجلّہ الاحکام العدلیہ میں لکھا ہے:

اگر کسی شخص کو راستے میں کوئی چیز ملے یا کسی اور جگہ یہ چیز نظر آئے تو اس چیز کو حاصل کرنے والا اسے اگر اپنی ملکیت بنا لے تو وہ غاصب ہے۔[۶۱]

اگر کسی کا مویشی بغیر مالک کے ملے تو وہ بھی لقطہ ہے۔ بقول امام مالکؒ اور امام شافعیؒ اس مال کی حفاظت کی جائے تاوقتیکہ مالک مل جائے۔ چارے وغیر کا معاوضہ لیا جائے۔[۶۲] لقیط یعنی جس کے پاس گم شدہ سامان ہو فقہ میں دراصل وہ ایک امین کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں خیانت جائز نہیں ہے۔[۶۳] اگر مالک مل جائے تو متعلقہ گم شدہ اشیاء مالک کو لوٹا دی جائیں۔ لیکن اس کے برعکس انگریزی قانون مختلف ہے۔ برطانیہ میں BRIDGES V. HAWKES, 1951 میں یہ فیصلہ ہوا کہ وہ شخص جو کسی دکان میں داخل ہوا اور وہاں اسے بینک نوٹ نظر آئے جو اس نے اٹھا لئے' بعد ازاں مالک بھی نہ ملا تو نوٹوں کو حاصل کرنے والا دکاندار کے مقابلے میں زیادہ حق دار تھا۔

Elwes Brigg Gas Co, 1886 میں مدعی کو اپنی زمین سے ایک بڑی قدیم کشتی ملی۔ عدالت نے یہ فیصلہ صادر کیا کہ مدعی کا حق اوروں سے زیادہ ہے کیونکہ مالک نامعلوم ہے۔[۶۴]

لقطہ کا قانون کافی حد تک برطانوی قانون سے مماثلت بھی رکھتا ہے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ مالک مل جانے کی صورت میں اشیاء واپس کرنا ہوں گی۔ فقہ میں سامان یا چیز حاصل کرنے والا ایک سال تک انتظار کرے اور خود اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی منادی کرائے مثلاً مساجد میں اعلان کروائے یا اخبارات میں اشتہار دے۔

امرباعث تکلیف (NUISANCE):

امرباعث تکلیف (NUISANCE) سے مراد کسی دوسرے کو پریشان کرنے اور تکلیف پہنچانے والا امر ہے۔ اصطلاحی طور پر اس سے مراد ایسے افعال بے جا ہیں جو مداخلت بے جا کی حد تک جا پہنچیں۔ اور دوسرے صاحب جائیداد افراد کے لئے اپنی جائیداد کے استعمال میں بے جا طور پر تکلیف یا پریشانی کا سبب بن جائیں۔ مثال کے طور پر گنجان آبادی والے علاقے میں کوئی فیکٹری لگا دینا جس کی آواز اور دھوئیں سے لوگ بیزار اور پریشان ہوں۔ امر باعث تکلیف کی دو اقسام ہیں۔

(۱) امرباعث تکلیف عام (Public Nuisance)

(۲) امرباعث تکلیف خاص (Private Nuisance)

پہلی قسم میں ایسے افعال بے جا آتے ہیں جو سارے علاقے کے لئے باعث پریشانی ہوں' ذہنی' مالی اور جسمانی تکلیف کے سبب بنیں' مثلاً محلے میں کوئی جواء خانہ کھول دینا جس سے اہل محلہ پریشان ہوں۔ یہاں سدباب کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ دوسری قسم سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی جائیداد کا ناجائز اور غیر قانونی استعمال کرے جس کی وجہ سے دوسرے شخص کو اپنی جائیداد کے استعمال میں تکلیف' پریشانی اور مصیبت کا سامنا کرنا پڑے۔ مثال کے طور پر ریڈیو یا ٹیلی وژن کی بلند آواز سے پڑوسیوں کو پریشان کرنا' یا کسی کو بار بار تنگ کرنے کے لئے ٹیلی فون کرنا۔ امرباعث تکلیف خاص کی صورت میں چارہ جوئی کے حوالے سے دو اقسام ہیں:

ایسے افعال جو جائیداد پر اثر انداز ہوں اور اسے نقصان پہنچائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) ایسے افعال جو ذاتی سکون کو غارت کریں۔

احادیث مبارکہ میں امرباعث تکلیف کو ہٹانے کا حکم دیا گیا ہے:

"اماطه الا ذی عن الطریق صدقه" [۶۵]

یعنی راستے سے اذیت دینے والی چیز کو ہٹا دینا صدقہ ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں شاہراہ عام پر امر باعث تکلیف (Highway Nuisance) سے منع فرمایا گیا ہے:

" ایاکم والجلوس علی الطرقات"[۶۶] کہ تم راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔

فقہ میں عام راستوں کے حوادث کے بارے میں کثیر مواد موجود ہے۔ مثلاً گلی کوچوں میں بیت الخلا بنانا' عام راستہ میں چھجہ یا پرنالہ نکالنا' راستہ میں پانی ڈال دینا جس سے کوئی پھسل جائے' راستہ میں کنواں کھودنا' راستے میں گندے پانی کے لئے گڑھا کھودنا' کسی کے سامان تلے دب جانا' اور اسی طرح دیوار وغیرہ کے حوادث' اس قانون کے تحت مدعی علیہ سے تاوان لے سکتا ہے۔[۶۷]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتل اور قانون قصاص ودیت

پروفیسر کلسن (COULSON) لکھتا ہے :

"Offences against the person -- from physical assault to homicide -- were placed by Shariat Law in the category of private wrongs, or torts, rather than public wrongs, or crimes" ۶۸

یعنی جہاں تک انسانی جان کے خلاف جرائم کا تعلق ہے چاہے وہ جسمانی حملہ ہو یا قتل وغیرہ، شریعت میں وہ ٹارٹ ہیں نہ کہ عوامیں خطائیں یا جرائم۔

جہاں تک قتل کا تعلق ہے، فقہ میں یہ ٹارٹ شمار ہوتا ہے۔ قتل کی تین اقسام ہیں:

(۱) قتل عمد۔ کسی کو جان بوجھ کر قتل کر دینا۔

(۲) قتل شبہ عمد۔

(۳) قتل خطاء۔ غلطی سے قتل کرنا۔

قتل انسانی کو سورۃ النساء کی آیت ۹۳ میں قطعی طور پر حرام قرار دیا گیا ہے۔

و من یقتل مومنا متعمدا فجزاوہ جھنم خالدا فیھا و غضب اللہ علیہ ولعنہ واعدلہ عذابا عظیما

اور جو کوئی کسی مومن کو قصداً قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ پڑا رہے گا اور اللہ اس پر غضبناک ہوگا اور اس اللہ پر لعنت کرے گا اور اس کے لئے عذاب عظیم تیار رکھے گا۔

حدیث شریف میں آیا ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"فان دماء کم و اموالکم واعراضکم حرام الی ان تلقوا ربکم کحرمہ یومکم ھذا"[۶۹]

ترجمہ: تمہارے خون' مال اور عزتیں اسی طرح قابل احترام ہیں جیسا کہ آج کا دن قابل احترام ہے یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو۔

اسی طرح سورۃ النساء کی آیت نمبر۲۹ میں ارشاد ربانی ہے:

"ولا تقتلوا انفسکم" (اور اپنی جانوں کو قتل مت کرو)

امام سرخسی نے تو اس حد تک لکھا ہے کہ "اعلم بان القتل بغیر حق من اعظم الجنایات"[۷۰] یعنی تو جان لے کر قتل بغیر کسی قانونی جواز اور حق کے' عظیم جنایات میں سے ہے۔

قتل عمد کی سزا قصاص ہے۔ قتل خطا کی صورت میں سزا قصاص نہیں بلکہ بقول امام ابن حزم' تعزیر ہے مثلاً کسی کو غلطی سے پتھر مارنا اور اس شخص کا مر جانا[۷۱]۔ لیکن شیعہ قانون کے مطابق یہ قتل عمد ہے[۷۲]۔ سورۃ بقرہ میں قصاص کی سزا آیت نمبر۱۷۸ میں درج کی گئی ہے: "یایھاالذین امنوا کتب علیکم القصاص فی القتلی" اے ایمان والو! تمہارے لئے قتل کے مقدموں میں قصاص کا حکم دیا گیا ہے۔

امام ابوحنیفہ' امام احمد ابن حنبل اور امام شافعی کے نزدیک ہر وہ فعل قتل ہے جس کے بارے میں ملزم فہم اور سوچ رکھتا ہو کہ اس سے مقتول کی موت واقع ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی پاگل یا بچہ کسی کو قتل کر دے تو قصاص نہیں ہو گا۔ نیز قتل عمد میں عفو کا تصور بھی ہے۔ اگر ورثاء چاہیں تو خون بہا لے کر قتل معاف کر دیں۔ اس میں صلح بھی ممکن ہے۔ لہٰذا یہ ٹارٹ قابل راضی نامہ (Compoundable) بھی ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کو پستول سے ڈرائے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہ شخص مر جائے تو یہ قتل شبہ عمد کہلاتا ہے۔ یہاں فعل ایسا نہیں ہوتا جس سے موت واقع ہو سکے۔ اس میں ملزم دیت یا خون بہا ادا کرے گا۔ اور کفارہ بھی ادا کرے گا۔[۳] ڈرائیونگ سے اگر حادثہ یا موت واقع ہو جائے تو عاقلہ سے مراد برادری ہے۔ اس سے مراد ٹرانسپورٹ کی ایسوسی ایشن بھی ہو سکتی ہے۔ جہاں تک قتل خطا کا تعلق ہے' اس کی سزا دیت ہے۔ قرآن حکیم میں قتل خطاء کے احکام سورۃ نساء کی آیت نمبر ۹۲ میں ہیں:" و من قتل مومنا خطا فتحریر رقبہ مومنہ و دیہ مسلمہ الی اھلہ الا ان یصدقوا" اور جو شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کر دے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ ایک مومن کو غلامی سے آزاد کرے اور مقتول کے وارثین کو خون بہا دے یا وہ معاف کر دیں۔ قتل شبہ عمد کسی کی غفلت سے ہو سکتا ہے مثلاً کوئی شخص کنواں کھودے اور اس میں کوئی گر پڑے جب کہ کنواں کی دیواریں نہ ہوں اور نہ خبردار کیا گیا ہو۔ اس میں بھی دیت ہے۔ قتل کے مقدمات میں ایک طریقہ قسامہ کا بھی ہے۔ یہ ایک طرح کی قسم ہے۔ جہاں لاش ہے وہاں کے لوگوں سے قسم لی جاتی ہے کہ انہیں قاتل کا علم نہیں۔ اس سے تفتیش میں مدد ملتی ہے۔

اگر کوئی شخص کسی کو ضرب لگاتا ہے تو اس میں بھی قصاص اور دیت ہے۔ زخموں کی مختلف اقسام ہیں مثلاً حارصہ' دامعہ' دامیہ' باضعہ' متلاحمہ' سمحاق' موضحہ' ہاشمہ' منقلہ' آمہ اور دافعہ۔ ایسے زخموں میں قصاص نہیں بلکہ دیت ہے مثلاً کھوپڑی پر زخم وغیرہ۔[۴] قرآن حکیم کی سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۴۸ میں زخموں کے قصاص کا ذکر ہے:" والجروح قصاص"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطاء الطبیب

اگر ڈاکٹر اپنی ڈیوٹی غفلت سے سر انجام دے اور اس غفلت کی وجہ سے مریض کی جان ضائع ہو جائے یا کوئی اور جسمانی نقصان پہنچے تو اس صورت میں ڈاکٹر ذمہ دار ہے۔ ایک نظریہ تو یہ ہے کہ ڈاکٹر سے قصاص لیا جائے۔ تاہم جان کے ضائع ہونے کی صورت میں ڈاکٹر سے خون بہا لیا جائے۔ ڈاکٹر کو بہت زیادہ محتاط ہونا چاہئے۔ اگر وہ جہالت یا غفلت کی وجہ سے کسی کی جان سے کھیلتا ہے تو فقہ اسلامی نے اسے معافی نہیں دی۔ شرط صرف یہ ہے کہ وہ علاج اس زمانہ کی جدید ترین طبی تحقیق اور علم کے مطابق کر رہا ہو۔ امام ابو حنیفہ کے مسلک کے مطابق ڈاکٹر کے خلاف دعویٰ قانون ٹارٹ کے تحت نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر دعوے دائر ہونا شروع ہو جائیں تو ڈاکٹر نفسیاتی طور پر خوف زدہ رہنے لگیں گے اور علاج معالجے میں دقت پیدا ہو گی۔ امام شافعی کا خیال ہے کہ چونکہ مریض کے ورثاء یا مریض خود ڈاکٹر کو اجازت دیتے ہیں کہ اس کا آپریشن یا علاج کیا جائے لہٰذا غفلت کی صورت میں ڈاکٹر قابل گرفت نہیں ہو سکتے بشرطیکہ وہ اپنی تمام تر صلاحیت سے کام کریں۔ امام محمد کا بھی یہی خیال ہے۔ امام مالک کے نزدیک ڈاکٹر صرف اس صورت میں ذمہ دار ہے اگر وہ دیدہ دانستہ غفلت برتے۔[۷۵]

ابن قدامہ کے نزدیک اگر ڈاکٹر قصداً کسی کی موت اپنی غفلت سے واقع کرے تو اس پر قصاص واجب ہے۔

"القصاص من الجارح اذا مات المجروح تحت العلاج"[۷۶]

آپریشنوں میں مریض سے اجازت یا ورثاء سے سرٹیفکیٹ پر اجازت کا رواج برطانیہ میں ۱۳۰۵ میں شروع ہوا جب کہ اس کا تصور امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام بن حنبل اور امام مالک کی تحریروں میں بہت پہلے ملتا ہے۔ برطانیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پہلی دفعہ ROE vs. Ministry of Health کے مقدمہ میں Lord Dinning نے ۱۹۴۷ء میں ڈاکٹر کی غفلت کی وجہ سے اسے معاوضہ کا حکم دیا۔ مقدمہ میں مدعی کے غلط آپریشن کی وجہ سے کمر سے نیچے حصے تک فالج گر گیا تھا۔[۶۷] فقہ اسلامی میں شروع ہی سے طبیب یا سرجن کے خلاف غفلت کا دعویٰ ہو سکتا ہے۔ مجلّہ الاحکام العدلیہ میں درج[۶۸] ہے کہ ان ڈاکٹروں کو علاج کرنے سے بند کر دیا جائے جو عوام الناس کے لئے خطرے کا موجب ہیں۔ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث شریف واضح ہے :

"من طبب ولم یعرف منه طب فهو ضامن"[۶۹]

حملہ اور جبر (ASSAULT AND BATTERY) :

حملے سے مراد ہے غیر قانونی دست درازی' جسمانی ضرر پہنچانے کی کوشش ہے جبکہ ضرر پہنچانے والا شخص اپنے ارادہ پر عمل درآمد کرنے کی ظاہری صلاحیت بھی رکھتا ہو۔ محض دھمکی دینا یا ضرر پہنچانے کی تیاری اس وقت تک حملہ تصور نہیں ہوتی جب تک کہ حملہ آور شخص میں حملہ کرنے والے کی نیت اور اہلیت میں نہ پائی جائے۔ حملہ کا انحصار نیت پر ہے۔ اگر کوئی شخص زبانی تکرار کے دوران غصے میں اپنے دشمن یا مخالف کو مارنے کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے تو یہ حملہ ہی تصور ہو گا۔

جبر سے مراد ہے غصے کی حالت میں بغیر کسی معقول وجہ کے یا قانونی جواز' کے کسی دوسرے شخص کے جسم کو اس کی مرضی کے خلاف چھونا۔ کسی کی انتقاماً مارپیٹ کی جائے تو یہ بھی جبر ہے۔ ضروری نہیں کہ مارپیٹ سنگین نوعیت کی ہو۔ کسی کے منہ پر تھوکنا' ہاتھ سے کوئی چیز چھین لینا' پانی پھینکنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا ٹوپی اتارنا یا کوئی چیز اس کی طرف پھینکنا سب جبر کے زمرے میں آتے ہیں۔ کسی شخص کا بغیر جواز کے یا مرضی کے خلاف طبی معائنہ کرانا بھی جبر ہو گا۔ عام ہجوم میں دھکا لگنا جبر نہیں ہے۔

فقہاء کے نزدیک حملہ (ASSAULT) اور جبر (BATTERY) کے قوانین قرآن حکیم کی ان آیات میں مذکور ہیں جن میں انسان کو اشرف المخلوقات کہا گیا' لہٰذا حملہ اور جبر انسانیت کی توہین ہے۔

"ولقد کرمنا بنی آدم" [۸۰]

اور ہم نے بنی آدم کو عزت دی ہے۔

" لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم" [۸۱]

بیشک ہم نے انسان کو بہترین انداز کے ساتھ پیدا کیا ہے۔

آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"خلق اللہ آدم علی صورتہ [۸۲]

بقول امام ابویوسف' کسی کو زحمت پہنچانا' اذیت دینا' مارنا یا حملہ کرنا شریعت میں قطعی طور پر ممنوع ہے[۸۳]۔ کسی پر اسلحہ اٹھانا یا اسلحہ سے اشارہ کرنا یہ سب ممنوع ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف ہے:

" من حمل علینا السلاح فلیس منا" [۸۴]

بقول امام ابن تیمیہ' اگر حاکم کسی کو قانونی جواز کے تحت مارے تو یہ حملہ اور جبر نہیں[۸۵]۔ اسی طرح اصلاح کی خاطر بیوی کو سزا دی جاسکتی ہے۔ سورۃ نساء میں ارشاد ہے :

"والتی تخافون نشوزھن فعظوھن واھجروھن فی المضاجع واضربوھن فان اطعنکم فلا تبتغوا علیھن سبیلا" (آیت نمبر ۳۴)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جو عورتیں ایسی ہوں کہ تم ان کی سرکشی کا علم رکھتے ہو تو انہیں نصیحت کرو اور انہیں خواب گاہوں میں تنہا چھوڑ دو اور انہیں سزا دو' پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو ان کے خلاف بہانے نہ ڈھونڈو۔

اسی طرح استاد' شاگرد کو سزا دے سکتا ہے اور بقول امام مالک' مصالح مرسلہ یعنی مصلحت کی خاطر چور یا جرائم پیشہ افراد کو پولیس مار پیٹ سکتی ہے۔

حبس بے جا (FALSE IMPRISONMENT)

حبس بے جا سے مراد کسی شخص کی نقل و حرکت پر غیر قانونی پابندی ہے۔ مثال کے طور پر اس کو جبراً کسی کمرے میں بند کر دینا یا جان سے مار دینے کی دھمکی دے کر کسی شخص کو آزادانہ نقل و حمل سے روکنا۔ اس ٹارٹ میں مقید شخص کو ہر طرف سے روک دیا جاتا ہے' جبکہ بے جا پابندی میں کسی ایک فعل کے سرانجام دینے یا کسی ایک سمت جانے سے روکنا ہوتا ہے۔ اس میں یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ مدعی کو اس کی مرضی کے خلاف ہر سمت جانے سے روک دیا گیا ہے۔ نیز یہ ثابت کرنا بھی ضروری ہے کہ حراست ناجائز تھی۔ اگر عدالت غلط فہمی کی بنا پر کسی کو سزا دیتی ہے تو وہ حبس بے جا نہ ہو گا۔ کسی شخص کی آزادی اس کا بنیادی حق ہے۔ پاکستان میں دیگر دساتیر کی طرح یہ بنیادی حق ہے[۸۶]۔ نہ صرف اقوام متحدہ بلکہ European Convention on Human Rights کے رٹیکل نمبر ۵ میں شخصی آزادی کا حق موجود ہے۔

"Everyone has the right to liberty and security of life"[۸۷]

شریعت نے شروع ہی سے انسان کے اس مقدس حق کو تسلیم کیا جو حق اقوام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متحدہ نے پہلی بار ۱۹۴۸ میں دیا۔

سورۃ الملک میں ارشاد ربانی ہے:

"هوالذی جعل لکم الارض ذلولا فامشوا فی مناکبها وکلوا من رزقه" ۸۸

وہ ہستی وہی ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے مسخر کر دیا۔ سو تم اس کے راستوں میں چلو پھرو اور اللہ کی دی ہوئی روزی میں سے کھاؤ پیو۔

یعنی وہ ذات جس نے تمہارے لئے زمین کو ذریعہ معیشت بنایا۔ پس تم اس کے جوانب میں چلو اور اس کا رزق کھاؤ۔ حجتہ الوداع کے موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسانی زندگی کی حفاظت اور شخصی آزادی کا حکم صادر فرمایا۔ بقول علامہ کاسانی کسی شخص کو قانونی جواز کے بغیر نہیں پکڑا جا سکتا۔ ۸۹

حضرت عمرؓ کا ارشاد گرامی ہے: "لا یوسر رجل فی الاسلام الا بحق" کہ اسلام میں کوئی شخص بغیر کسی قانونی جواز کے قید نہیں کیا جا سکتا۔ ۹۰ اسی طرح سورۃ شوریٰ کی آیت ۱۵، سورۃ النحل کی آیت ۹۰ اور سورۃ النساء کی آیت ۵۸ میں عدل کرنے کا حکم ہے اور یہ عدل اسلام کا شعار ۹۱ ہے۔ شک کی بنا پر بھی کسی کو قید میں نہیں رکھا جا سکتا جیسے کہ حدیث شریف میں ہے:

"ان الامیر اذا ابتغی الریبه فی الناس افسدهم" ۹۲

جب حکمران ان لوگوں میں شکوک اور شبہات تلاش کرے گا تو ان کو فساد میں ڈالے گا۔

امام ابو یوسف نے کتاب الخراج میں بھی حبس بے جا کا ذکر کیا ہے۔ ۹۳ اس کے برعکس برطانیہ جیسے مہذب ملک میں پہلی دفعہ ۱۶۲۷ میں مدعی کو Parit of Hebeas Carpus کے ذریعے آزاد کرایا گیا اور بقول پروفیسر ہڈ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلپس (Hood Phillipps) پہلی دفعہ دستوری قانون میں اس زیادتی کے خلاف پارلیمنٹ نے آواز اٹھائی اور اس رٹ کا حق شہریوں کو ملا۔[۹۴] قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ میں حبس بے جا کا قانون مغربی قوانین سے کہیں زیادہ ممتاز اور قدیم ہے۔

مخاصمانہ عدالتی کاروائی (MALICIOUS PROSECUTION)

کسی شخص کے خلاف ایسی کاروائی جس کا قانونی جواز نہ ہو' قانونی کاروائی کا بے جا استعمال کہلاتی ہے۔ اس کی چار صورتیں ہو سکتی ہیں:

(۱) کینہ سے فوجداری کاروائی شروع کرنا۔

(۲) کینہ سے دیوانی کاروائی شروع کرنا۔

(۳) کینہ سے گرفتاری کرانا۔

(۴) کینہ آمیز کاروائی کی حوصلہ افزائی کرنا۔

کینہ سے فوجداری کاروائی شروع کرنے کے مثال یوں ہے کہ کسی کو قتل' لڑائی اور دنگا فساد کے مقدمات میں الجھا دینا۔ اسی طرح کسی کے خلاف بلا جواز سول عدالت میں مقدمہ دائر کر دینا بھی غلط ہے۔ کسی کو کینہ سے گرفتار کرانا جبکہ وہ شخص بے قصور ہو اس زمرے میں آتا ہے۔ گرفتاری بذریعہ وارنٹ بھی ہو سکتی ہے اور بذریعہ پولیس بھی کینہ سے مقدمہ کی حوصلہ افزائی کرنا قانونی اصطلاح میں Maintenance and Champerty کہلاتا ہے۔ برینائے کینہ و مخاصمت کسی مقدمہ باز فریق کی حوصلہ افزائی کرنا غیر قانونی ہے۔ اسی طرح کسی پیشہ ور مقدمے باز کی مالی مدد بھی غیر قانونی ہے۔ مخاصمانہ عدالتی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاروائی حقوق العباد کی خلاف ورزی ہے۔ ہر شخص کا مال' عزت اور جان محفوظ ہے۔ جھوٹی مقدمہ بازی کے بارے میں سنن ابو داؤد میں ایک حدیث شریف ہے:

"من حالت شفاعته دون حد من حدوداللہ فقد ضاد اللہ و من خاصم فی باطل وھو یعلمه لم ینزل فی سخط اللہ حتی ینزع عنه و من قال فی مومن مالیس فیه اسکنه اللہ ردغه الخبال حتی یخرج مما قال" ۹۵

"جس شخص کی کوئی سفارش اللہ کے احکام میں سے کسی حکم کے نفاذ میں آڑے آئی تو اس شخص نے خدا کی مخالفت مول لی اور جس شخص نے جانتے بوجھتے کسی ناحق معاملہ میں مقدمہ بازی کی' وہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے غضب کا شکار رہتا ہے جب تک کہ اس مقدمہ سے دستبراد نہیں ہو جاتا اور جس شخص نے کسی صاحب ایمان شخص کے بارے میں کوئی ایسی بات کہی جو اس میں نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنمیوں کے نچوڑ سے بننے والے کیچڑ میں پھینک دے گے (یا پھینک دینے کا فیصلہ کرے گا) یہاں تک کہ وہ اپنے کہے سے واپس ہو"

اسی طرح حدیث پاک میں ارشاد ہے " من ادعی مالیس له فلیس منا و لیتبوا مقعده من النار" یعنی "جس شخص نے کسی ایسی چیز کا دعویٰ کیا جو اس کی نہیں ہے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے' اس کو چاہیئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے"۔ ۹۶ اسی طرح جھوٹی گواہی دینا بھی سورۃ فرقان آیت ۷۲ میں منع فرمایا:

" والذین لایشھدون الزور واذا امروا باللغو مروا کراما"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ازالہ حیثیت عرفی یا قانونی ہتک عزت (DEFAMATION)

کسی شخص کا دوسرے شخص کے بارے میں ایسا فعل بے جا جس سے اس کی نیک نامی متاثر ہوتی ہو' ہتک عزت کہلاتا ہے۔ اس قسم کے فعل بے جا سے اس کے دوست' احباب' ملاقاتی' اہل محلہ اور ملنے جلنے والے محض اس توہین آمیز بیان کی وجہ سے اس سے کترانے لگیں تو مدعی کو مدعا علیہ کے خلاف نالش کرنے کا حق محفوظ ہے کیونکہ اس سے مدعی کے بارے میں حقارت اور تمسخر پیدا ہوتا ہے۔ مدعی قانونی چارہ جوئی نقصان بلامضرت کے تحت کرے گا۔ کسی کا تمسخر کئی طریقوں سے ہو سکتا ہے مثلاً عبارت سے' بیان سے' کارٹون یا خاکے وغیرہ سے۔ اگر کسی کی شہرت تحریر سے خراب کی جائے تو اسے قانونی اصطلاح میں LIBEL کہتے ہیں اور اگر زبانی ازالہ حیثیت عرفی ہو تو اسے SLANDER کہتے ہیں۔ زبانی تمسخر جس کے خلاف شکایت کی جائے وہ واقعی توہین آمیز ہونا چاہئے نیز بیان بے بنیاد' جھوٹا اور غلط بیانی پر مبنی ہونا چاہئے۔ کوئی بیان خواہ واضح طور پر یا ارشارۃ" 'کنایہ" مدعی کی توہین کرتا ہو' قابل گرفت ہے۔ نیز توہین آمیز بیان کی نشر و اشاعت ضروری ہے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ تیسرے شخص تک یہ پہنچایا جائے۔ بعض دفعہ ازالہ حیثیت بین السطور عرفی بھی ہو سکتی ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ الزام لگانے والا یا تمسخر کرنے والا بین السطور بات کہہ جاتا ہے مثلاً کسی کو طنزاً "حضرت" کہہ دینا۔ ہتک عزت کی اس قسم کو قانونی اصطلاح میں INNUENDO کہا جاتا ہے۔ ازالہ حیثیت عرفی کے مقدمات میں عذرداری کے تین امور کا پایا جانا اشد ضروری ہے۔

(ا) اگر توہین آمیز الفاظ درست ہوں اور مدعی میں فی الواقع وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقص موجود ہو تو مقدمہ کے لئے جواز مہیا نہیں ہو سکتا ہے۔

(۲) اگر مدعی کے افعال اور کردار پر غیر جانبدارانہ اور نیک نیتی سے تنقید ہو تو یہ بھی قابل گرفت نہیں مثلاً تنقید عوامی مفاد کے پیش نظر کی جائے کیونکہ عوام کے مسائل موضوع تنقید بنائے جا سکتے ہیں۔

(۳) اسمبلیوں میں جو حقوق ممبروں کو حاصل ہیں وہ بھی قابل گرفت نہیں ہیں۔ مغربی قانون تو قطعی استحقاق دیتا ہے' لیکن فقہ میں ایسا نہیں۔ کسی پر الزام تراشی قرآن حکیم کی تعلیمات کی خلاف ورزی اور قابل گرفت ہے۔ اسی طرح عدالتی کاروائی یا فوجی عدالت کی کاروائی کے دوران میں پارٹیوں کے بیانات انہیں کو استحقاق دلاتے ہیں۔

تحفظ عزت نفس و حیثیت عرفی سورۃ الحجرات کی آیت ۱۱۔۱۲ میں درج ہے۔" یایھاالذین آمنوا لا یسخر قوم من قوم .... ان اللہ تواب رحیم" اسی طرح حدیث مبارک میں قذف کو سات ہلاک کرنے والی چیزوں میں گنوایا گیا" اجتنبوا السبع الموبقات قذف المحصنات المومنات الغافلات " ۹۷

کسی کو چور' شرابی' اور بددیانت کہنا بھی قابل تعزیر[۹۸] ہے۔ بقول Bassiouni اسلام میں تحفظ عزت کا بہت زیادہ خیال رکھا گیا ہے۔[۹۹]

سورۃ الحجرات میں قانون ہتک عزت کے بارے میں سید قطب تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ انسان کی عزت کا تحفظ قرآن حکیم نے انتہائی اعلیٰ درجہ کا کیا ہے۔ انسانی عزت کا تحفظ قرآن حکیم نے ایک باڑ لگا کر کیا ہے۔ جمہوری ممالک میں بھی انسان کی عزت اتنی محفوظ نہیں جو قرآن حکیم نے بیان فرمائی۔[۱۰۰] امام غزالی غالباً وہ پہلے مدبر ہیں جنہوں نے احیاء العلوم میں تفصیل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے قانون ہتک عزت پر بحث کی اور غیبت' دل آزاری' کنایہ توہین اور زبانی اور تحریری ہتک عزت منع فرمائی۔[۱۰۱] امام مالک نے INNUENDO یعنی کنایہ توہین کے لئے باقاعدہ التعریض کا لفظ استعمال کیا۔[۱۰۲] اسی طرح سورۃ الھمزہ کی آیت نمبرا میں افواہیں پھیلانا اور چغل خوری منع فرمائی گئی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بھی نہج البلاغہ میں کافی تفصیل سے بحث فرمائی ہے۔[۱۰۳]

قانون غفلت (NEGLIGENCE)

غفلت ایسا ترک فعل ہے جس کا ارتکاب معمولی سی سوجھ بوجھ رکھنے والا شخص نہ کرے یا دوسرے الفاظ میں غفلت ترک فرض سے یا غیر قانونی ادائیگی فرض سے وجود پاتی ہے۔ بعض کے نزدیک غفلت ترک فرض نہیں بلکہ قانون کی تعین کردہ ذمہ داری کو پامال کرنا ہے۔ غفلت اس وقت قابل مواخذہ ہوتی ہے جب مدعا علیہ اپنے کسی فعل کی انجام دہی میں مناسب احتیاط نہ برتے اور اس سے مدعی کی ذات یا جائیداد کو نقصان پہنچے۔ مناسب احتیاط سے مراد وہ اقدامات ہیں جو ایک شخص اپنے طرز عمل میں اس لئے ملحوظ رکھتا ہے کہ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے۔ مضرت کی بنیاد مدعا علیہ کے ترک عمل پر ہوتی ہے۔ مقدمہ غفلت میں عذرخواہی کے تین معروف طریقے بیان کئے جاتے ہیں' مثلاً خدائی افعال (VIS MAJOR) اسے (ACT OF GOD) بھی کہتے ہیں۔ یا ناگہانی حادثہ مثلاً گاڑی اچانک پٹڑی سے اتر جاتی ہے اور کافی لوگ مر جاتے ہیں۔ یہ ناگہانی حادثہ سمجھا جائے گا۔ اسی طرح امدادی غفلت (Contributory Negligence) بھی عذر خواہی تصور ہو گا۔ مثلاً ایک شخص جانتا ہے کہ گاڑی کا پائیدان ٹوٹا ہوا ہے اور وہاں کھڑا ہونے کی کوشش کرتا ہے اور گر جاتا ہے اور زخمی ہوتا ہے۔ اس صورت میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذمہ داری مدعی کی نہیں ہے۔ قانونی جہاز رانی میں بھی امدادی غفلت کا قانون رائج ہے۔ ملاحوں کی غفلت کے تناسب سے ہرجانہ دلایا جاتا ہے۔ اگر مدعی اور مدعا علیہ دونوں کی غفلت برابر ہو تو پھر فریقین کو مساوی ہرجانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔

سورۃ النساء کی آیت نمبر ۳۶ میں ارشاد ہے

" واعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا و بالوالدين احسانا و ذى القربى واليتمى والمسكين والجار ذى القربى والجارالجنب والصاحب بالجنب وابن السبيل"

ترجمہ: اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور حسن سلوک رکھو والدین کے ساتھ اور قرابت داروں کے ساتھ اور یتیموں اور مسکینوں اور پاس والے پڑوسی اور دور والے پڑوسی اور ہم مجلس اور راہ گیر کے ساتھ۔

یہاں پڑوسیوں اور سفر کے ساتھیوں کے ساتھ بھلائی کی تلقین کی گئی ہے۔ بقول اوصاف علی خان :

"بسوں' ہوائی جہاز' ہوٹلوں' گاڑیوں' اور دیگر مقامات پر ساتھیوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے۔ اصحاب بالجنب سے مراد یہ لوگ بھی ہیں۔" ۱۰۴

اسی طرح کارخانے میں کام کرنے والے دو ساتھی بھی اصحاب بالجنب کی صف میں آجائیں گے۔[۱۰۵] اگر ایک ساتھی دوسرے کے معاملے میں غفلت برتتا ہے اور اس غفلت کی وجہ سے اس ساتھی کو نقصان پہنچتا ہے تو مدعی' ٹارٹ کے تحت دعویٰ کر سکتا ہے۔[۱۰۶] امام نووی لکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راستے میں تربوز پھینکے دے اور کوئی پھسل جائے تو اس کی اس غفلت کی وجہ سے مدعی دعویٰ کر سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی عورت کو مارے پیٹے اور اس کا حمل گر پڑے تو جنین کے لئے تاوان (غرہ) ادا کرنا ہوگا۔[۱۰۶] جانوروں کا مالک غفلت کرے اور جانور کسی کو نقصان پہنچائیں تو مالک تاوان ادا کرے گا بشرطیکہ مالک کو جانور کے خطرناک ہونے کا علم ہو۔ یہ فیصلہ (افریقہ) میں NASOR V. MOHAMMAD میں ہوا تھا۔[۱۰۸] اسی طرح اگر کسی کا گھوڑا کسی کو ٹانگ مارے اور نقصان کرے تو مالک ذمہ دار ہے۔[۱۰۹] اسی طرح کی غفلت کی وجہ سے مالک ذمہ دار ہے اگر اس کا جانور کسی کو نقصان دے۔[۱۱۰] اسی طرح ٹریفک کے حادثات میں مدعا علیہ غفلت کی صورت میں ذمہ دار ہے۔ غفلت کی صورت میں عدالت معاوضہ کم بھی کر سکتی ہے۔

مخدوش عمارات (DANGEROUS PREMISES)

ایسی خطرناک اور مخدوش عمارات جو مالی اور جانی نقصان کا باعث بنیں' ٹارٹ کے تحت آتی ہیں۔ ان کے قابضین اور مالکان پر قطعی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے ملاقاتیوں اور گھر والوں کو ان خطرات سے آگاہ کریں۔ اگر میرے کمرے کی چھت اچانک گر پڑتی ہے اور میرے دوست کو زخمی کر دیتی ہے تو میں قطعی طور پر ذمہ دار ہوں۔ اسی طرح تو مکان کا مالک ذمہ دار ہو گا۔ اگر گاہک دکان کی چھت تلے عمارت کے ملبے وغیرہ سے زخمی ہو جائے۔ اس کی چار صورتیں ہیں :

(۱) داخل ہونے والا اجازت لے کر داخل ہوا ہو۔

(۲) داخل ہونے والا مداخلت بے جا کا مرتکب نہ ہو' مثلاً چور وغیرہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) داخل ہونے والا معنوی اجازت کا حامل ہو' مثلاً گاہک وغیرہ۔

(۴) داخل ہونے والا قانونی حق رکھتا ہو کہ جب چاہے داخل ہو' مثلاً بجلی کا میٹر ریڈر۔

مدعی نے خود مضرت کے اسباب کر لئے ہوں یا اسے علم ہو کہ خطرہ موجود ہے یا مدعی خود مداخلت بے جا کا مرتکب ہوا یا مدعی نے جان بوجھ کر خطرہ مول لیا ہو تو مدعا علیہ ان صورتوں میں قصوروار نہیں ہو گا۔ مثلاً موت کے کنوئیں میں موٹر سائیکل یا کار چلانے والے' وغیرہ۔

اگر کسی کی دیوار ٹیڑھی ہے اور گر جاتی ہے اور اس سے کسی کو نقصان پہنچا ہے تو مدعی تاوان وصول کر سکتا ہے[۱۱۱]۔ اگر کسی شخص نے عام راستے میں پانی ڈال دیا اور کوئی شخص پھسل گیا اور گرا اور اس کی موت واقع ہو گئی تو پانی ڈالنے والا ذمہ دار ہے[۱۱۲]۔ اسی طرح اگر کسی آدمی نے عام راستے اور گزر گاہ میں کنواں کھودا تو کنواں کھودنے والے کی مددگار برادری (عاقلہ) پر دیت لازمی ہو گی[۱۱۳]۔ اگر کسی شخص نے حاکم کی اجازت کے بغیر کوئی پل بنایا' پھر کوئی آدمی اپنے ارادہ اور اختیار سے اس پر چلا اور گر کر مر گیا تو اس کا ضمان پل بنانے والے پر نہیں ہو گا۔

اگر کسی کی عمارت مخدوش ہے تو وہ اسے گرا دے وگرنہ کسی کے نقصان کا ذمہ دار ہو گا۔ اگر کسی نے اپنے گھر میں خطرناک جانور یا کتا رکھا ہوا ہے تو اس کو قابو میں رکھے' بصورت نقصان وہ تاوان ادا کرے گا۔

جانوروں کی جنایات :

فقہ اسلامی میں جانوروں کی دو اقسام بیان کی گئی ہیں :

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) خطرناک جانور۔

(۲) پالتو قسم کے جانور۔

پہلی قسم میں شیر، ریچھ، بھیڑیا، بندر، ہاتھی، چیتا ہو سکتے ہیں جب کہ دوسری قسم میں بلی، کتا یا ایسے بے ضرر جانور ہیں جو عام حالات میں کسی کے لئے خطرے کا باعث نہیں بن سکتے۔ اگر کوئی جانور انسانی تجربات کی بنیاد پر خطرناک نہیں اور انسان انہیں رکھتے ہیں تو ہر شخص ایسا جانور رکھ سکتا ہے جیسے ہرن گھوڑا، بیل وغیرہ۔ اگر ایسا کوئی جانور کسی شخص کو نقصان پہنچاتا ہے تو مدعی پر فرض ہے کہ وہ ثابت کرے کہ مالک کو علم تھا کہ اس کا جانور مخصوص قسم کی خطرناک عادت کا مالک ہے۔ اگر کتا خونخوار ہے تو اس صورت میں مالک ذمہ دار ہے اور نقصان کی تلافی کرے گا۔ یہ امام شافعیؒ کا مسلک ہے۔ فتاویٰ عالمگیری کے مطابق:

"اگر کوئی شخص مسجد کے دروازے کے قریب اپنا گھوڑا باندھتا ہے اور گھوڑا کسی کو دولتی مارتا ہے تو اس صورت میں گھوڑے کا مالک تاوان کا ذمہ دار ہو گا"[۱۱۴]

انوار احمد قادری لکھتے ہیں:

"اگر کسی کا گھوڑا کسی دوسرے شخص کو جاتے ہوئے ٹانگ مارتا ہے یا بیل یا کتا کسی راہگیر کو کاٹتا ہے یا نقصان پہنچاتا ہے تو مالک ذمہ دار ہے"[۱۱۵]

آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث شریف ہے کہ اگر کوئی کتا شور مچاتا ہے اور عوام کو اس سے تکلیف پہنچتی ہے اور یہ جانور خطرناک قسم کا ہے تو اسے ہلاک بھی کیا جا سکتا ہے۔[۱۱۶]

اسی طرح اگر کوئی شخص کسی جانور پر سواری کرتا ہے اور جانور کسی کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقصان پہنچاتا ہے تو اس میں مالک ذمہ دار ہے اور بقول صاحب کتاب الہدایہ مالک ہر اس حادثہ کا ذمہ دار ہے جو جانور کو شاہراہ پر یکدم کھڑا کرنے کی وجہ سے رونما ہو سکتا ہے۔ بقول Joseph Schacht اگر کوئی شخص اپنا جانور کسی کو کرایہ پر دیتا ہے اور کرایہ پر لینے والا اپنی غفلت سے گر پڑتا ہے تو اس صورت میں مالک کی ذمہ داری نہیں ہے۔[۱۱۷]

دھوکہ دہی (تغریر)

بقول ڈاکٹر نور محمد غفاری :

"ملاوٹ اور دھوکہ دہی جسے آج کل کاروباری ہنر اور نفع آوری کا بہترین ذریعہ سمجھ لیا گیا ہے' اسلام کے قانون تجارت میں نہایت قبیح حرکت اور انسانیت سوز عمل قرار دیا گیا ہے۔ تجارتی کاروبار میں اس قسم کی حرکات کرنے والے تجار کی نفسیات یہ ہوتی ہے کہ وہ زیادہ نفع کمائیں' ناقص مال دکھا کر عمدہ مال کے دام وصول کریں گویا اپنے بھائیوں کا نقصان کر کے اپنا نفع بڑھائیں۔ وہ انہیں دھوکہ دے کر اور دیوانہ سمجھ کر اپنی اس فرزانگی پر دل ہی دل میں مفتون ہوئے جاتے ہیں۔

آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"من غش فلیس منا" (مسلم' مشکوۃ المصابیح' حدیث نمبر ۲۶' الباب المنہی عنہا من البیوع یعنی جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں۔"

الشوکانی نے نیل الاوطار میں لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک گوالے کا دودھ ملا پانی زمین پر بہا دیا۔[۱۱۸]

فقہ میں دھوکہ سے مراد ایسے افعال ہیں جو مدعا علیہ یا اس کے کارندے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نیت سے انجام دیں کہ دوسرے فریق یا اس کے کارندے کو دھوکہ دے یا اس قسم کے معاہدہ میں شمولیت کی ترغیب دے۔ سورۃ المطففین میں ارشاد ربانی ہے" ویل للمطففین" یعنی' بربادی ہے ان کے لئے جو دھوکہ دہی کرتے ہیں' دھوکہ دہی سے منع کرنے کے احکام سورۃ نساء کی آیت نمبر ۲۹' سورۃ الفرقان کی آیت نمبر ۷۲' سورۃ ہود کی آیت نمبر ۸۴' سورۃ آل عمران کی آیت ۶۱' اور سورۃ الشعراء کی آیت ۱۸۴ میں بیان فرما دیئے گئے ہیں۔ فقہ میں دھوکہ دہی (FRAUD) کا متبادل لفظ غرور یا تغریر ہے۔

مجلہ الاحکام العدلیہ[۱۱۹] کے آرٹیکلز ۳۳۶ تا ۳۵۷ اس سلسلے میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ کتاب الہدایہ میں درج ہے کہ مدعی ان مقدمات میں باقاعدہ معاوضہ بھی وصول کر سکتا ہے۔[۱۲۰]

حقوق تجارت پر حملہ

تجارت کا عام فہم مفہوم بیع و شراء یعنی خرید و فروخت ہے۔ مگر علماء اسلام نے تجارت کے فنی مفہوم کی وضاحت کے لئے مختلف انداز اختیار کیے ہیں۔ مثلاً امام راغب اصفہانی کے نزدیک :

" التجارہ التصرف فی راس المال طلبا للربح"

یعنی تجارت اصل (سرمایہ) میں اس طرح تصرف کا نام ہے جس سے منافع ہو۔

قرآن حکیم میں طلب رزق حلال کی تاکید کی گئی ہے۔ سورۃ النساء کی آیت نمبر ۲۹ میں ارشاد ربانی ہے :

" لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارہ عن تراض منکم"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے مالوں کو اپنے درمیان باطل طریقے سے نہ کھاؤ بلکہ باہمی رضا کے ساتھ تجارت کے ذریعے نفع حاصل کرو۔

جہاں نفع کمانا ثانوی مقصد ہوتا ہے اور انسانی ہمدردی اور خدمت خلق اولین مقصد ہوتا ہے وہ تجارتی نظام اسلام کا ہی ہے۔ اسلام کے عادلانہ معاشی نظام میں تجارت' انسانوں میں باہمی تعاون اور خدمت خلق کی ایک بہترین صورت ہے۔ قبیح حرکات اور انسان کش افعال مثلاً سودی کاروبار' ملاوٹ' دھوکہ دہی' کم تولنا' جھوٹ بولنا' وغیرہ سب منع ہیں۔[۱۲۱]

فقہ میں حقوق تجارت پر حملہ مغربی قانونی ٹارٹ کی زبان میں PASSING OFF کہلاتا ہے یعنی جعلی مارکہ تیار کرنا۔ کسی مقبول عام تجارتی کمپنی یا فرم کی مشہور مصنوعات کی نقل تیار کر کے اس پر وہی ٹریڈ مارک (Trade mark) استعمال کرنا ٹارٹ کی کاروائی میں بنائے نالش بن سکتا ہے۔ مثلاً باٹا کمپنی کے مقابلے میں جوتے بنانا اور باٹا کا لیبل لگا دینا' یہ سب شریعت میں ممنوع ہیں۔ اسی طرح حق پیٹنٹ کی خلاف ورزی اور حق اشاعت کی تلفی منع ہے۔ حقوق تجارت پر حملہ قطعی طور پر حرام ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے :

"التجار یحشرون یوم القیامہ فجار الامن اتقی و بر وصدق"

یعنی تاجر قیامت کے دن فاجروں کے زمرے میں اٹھیں گے' مگر وہ نہیں جنہوں نے پرہیز گاری' بھلائی اور سچائی سے کاروبار کیا۔ ۱۲۲

نسلی امتیاز

علمائے شریعت نے مساوات کی بہت سی اقسام بیان کی ہیں مثلاً پیدائشی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مساوات' معاشرتی مساوات اور معاشی مساوات۔ اسلام انسانی' سماجی اور نسلی لحاظ سے سب کو برابر سمجھتا ہے۔ جہاں تک قانونی مساوات کا تعلق ہے' اسلامی حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ قانون کی عام حکمرانی کو قائم رکھے۔ فقہ میں امیر و غریب اور راعی و رعایت قانون کی نظر میں سب یکساں ہیں۔ نہ صرف ہر شہری بلکہ اسلامی ریاست میں منتظم اعلیٰ بھی قانون سے بالاتر نہیں ہے۔ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حدیث شریف ہے:

"انما هلک من کان قبلکم انهم کانوا یقیمون الحد علی الوضیع و یترکون الشریف والذی نفسی بیده لوفاطمه بنت محمد فعلت ذلک اقطعت یدها" ۱۲۳

یعنی تم سے پہلے امتیں اس لئے برباد ہوئی تھیں کہ وہ لوگ کمتر درجہ کے مجرموں کو قانون کے مطابق سزا دیتے تھے اور اونچے درجے والوں کو چھوڑ دیتے تھے۔ اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے' اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔

اسلامی ریاست میں رنگ و نسل وغیرہ کی بنیاد کو ختم کر دیا گیا ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے :

"و جعلنا کم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عنداللہ اتقاکم" ۱۲۴

یعنی اور ہم نے تمہیں مختلف شاخوں اور قبائل میں اس لئے منقسم کیا تمہارا آپس میں تعارف ہو سکے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو اس سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کسی گورے کو کالے پر اور کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں۔ اگر ہے تو وہ تقویٰ کے سبب ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بقول اے۔کے۔بروہی اہل مغرب کا یہ تصور غلط ہے کہ وہ انسانی تہذیب کے نقیب ہیں۔[۱۲۵] نسلی امتیاز برطانیہ اور دیگر یورپی ممالک نیز امریکہ میں انسانیت کے لئے اب تک ایک مسئلہ بنا ہوا ہے۔ جنوبی افریقہ میں APARTHEID اور امریکہ میں SEGREGATION یعنی گوروں کی علیحدگی کے قوانین اور برطانیہ میں Racial Discrimination Act نسلی امتیاز کی بدترین مثالیں ہیں۔ پہلی دفعہ ۱۷۔مئی ۱۹۵۴ء کو امریکہ کی سپریم کورٹ نے یہ فیصلہ دیا کہ یونیورسٹیوں میں گوروں اور کالوں کے درمیان امتیاز غیر قانونی ہے۔ اس کے مقابلے میں آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ حجتہ الوداع نسلی امتیاز کے خلاف ایک زبردست چیلنج ہے جس کا اعتراف Briffault Robert نے بھی کیا ہے۔[۱۲۶]

خواتین کی حیثیت

انگلستان میں شوہر اور بیوی ایک دوسرے کے خلاف ٹارٹ کی بنیاد پر دعویٰ نہیں کر سکتے تھے کیونکہ میاں بیوی کو ایک اکائی (One person) تصور کیا جاتا تھا۔ ۱۹۳۵ء کا قانون اس ضمن میں قابل ذکر ہے۔ اب جاکر قانون میں ترمیم ہوئی ہے اور میاں بیوی ایک دوسرے کے خلاف ٹارٹ کا دعویٰ کر سکتے ہیں' بلکہ جائیداد کا حق عورت کو برطانیہ میں پہلی مرتبہ Married Women's Property Act, 1882) کے تحت میں ملا۔[۱۲۷] سید امیر علی اسلام میں خواتین کی حیثیت کے بارے میں لکھتے ہیں :

"The reforms of Prophet Muhammad(p.b.u.h.) marked a new departure in the history of Eastern Legislation".[۱۲۸]

یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاحات (جو انہوں نے خواتین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی حیثیت کو ممتاز کرنے کے سلسلے میں کیں) مشرق کی تاریخ قانون سازی سے ایک نئی اور الگ راہ تھی۔ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو بطور ماں' بیٹی' بہن اور بیوہ کے بے پناہ حقوق عطا فرمائے۔ قرآن حکیم میں جگہ جگہ خواتین کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اسلام نے عورت کو صحیح مقام دے کر انسانیت کو ایک عظیم فساد سے بچا لیا۔ خاندان کا سربراہ اور حاکم' مرد ہے' لیکن عورت کے حقوق بھی متعین ہیں۔ الغرض' اسلام نے ایسا نظام عطا فرمایا جس میں بقول محمد مظہر الدین صدیقی' عفت اور حیاء ہے۔ ۱۲۹

پروفیسر کلسن نے عورتوں کے حقوق کے بارے میں لکھا ہے کہ اسلام نے ان کی حیثیت کو بلند کیا ہے۔ ۱۳۰

اسلام نے عورت کو جائیداد کا حق دیا' خواتین کی عصمت کی حفاظت کی اور ان کے لئے پردے کا حکم دیا نہ کہ یورپ کی طرح انہیں ایک ماڈل گرل کے طور پر پیش کیا اور فحاشی کے لئے ایک سامان تعیش بنایا۔ گھروں میں داخلے کے لئے بھی قرآن حکیم نے احکام دیئے ہیں۔

قرآن حکیم نے سورۃ النساء کی آیت نمبر ۳۴ میں یہ مستقل اصول بیان فرما دیا ہے کہ "الرجال قوامون علی النساء" (مرد عورتوں پر قوام ہیں) جہاں قانونی طور پر مرد کو حاکم بنایا گیا ہے وہاں حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اخلاقی سطح پر اپنی بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کی بار بار تلقین فرمائی۔ الغرض اسلامی فقہ میں عورت کے تمام بنیادی حقوق محفوظ ہیں اور اس پر کوئی ظلم اور زیادتی روا نہیں رکھی جا سکتی' عائلی قوانین میں اسے پورا تحفظ حاصل ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹارٹ میں مدعی اور مدعا علیہ کون ہو سکتے ہیں

(۱) صدر مملکت : امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک رئیس مملکت قتل اور تلف (جنایات بر جائیداد) ایسے ٹارٹ کا مرتکب ہونے پر ذمہ دار ہے اور اس کے خلاف دعویٰ دائر ہو سکتا ہے۔ امام مالک' امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک ہر جنایت کے ارتقاب پر رئیس مملکت کے خلاف دعویٰ دائر ہو سکتا ہے۔ امام ماوردی کا بھی یہی خیال ہے۔

(۲) سفیر : عبدالقادر عودہ شہید کا خیال ہے کہ سفیر اگر ٹارٹ کا ارتکاب کریں تو ان کے خلاف دعویٰ دائر ہو سکتا ہے۔ اس رائے کا اظہار انہوں نے اپنی تصنیف التشریع الجنائی الاسلامی میں کیا ہے۔

(۳) دشمن : اجنبی (Aliens) اگر اجنبی دوست ہوں تو ان کے خلاف دعویٰ ہو سکتا ہے اور وہ بھی دعویٰ کر سکتے ہیں۔ لیکن دشمن (Aliens) دعویٰ نہیں کر سکتے ہیں۔۱۳۱

(۴) فوج : اگر کوئی فوجی ٹارٹ کا مرتکب ہو تو اس کے خلاف دعویٰ دائر ہو سکتا ہے کیونکہ حقوق العباد معاف نہیں ہوتے۔

(۵) غیر مسلم یا ذمی: اگر کوئی ذمی' ٹارٹ کا ارتکاب کرے تو اس کے خلاف دعویٰ ہو سکتا ہے۔ اگر اس کے حقوق پامال ہوں تو وہ بھی ٹارٹ کے تحت دعویٰ کر سکتا ہے۔

(۶) نوکر شاہی کسی صورت ٹارٹ سے مستثنیٰ نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارک ہے :

"الاکلکم راع و کلکم مسؤل عن رعیته فالامام الاعظم الذی علی الناس راع فهو مسؤل عن رعیته

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷) کارپوریشن : کارپوریشن ایک ARTIFICIAL PERSON تصور ہوتی ہے وہ دعویٰ کر بھی سکتی ہے اور اس کے خلاف بھی دعویٰ ہو سکتا ہے۔

(۸) شراکت دار : دوران شراکت اگر کوئی شراکت دار دوسرے ساتھی کے خلاف ٹارٹ کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے خلاف دعویٰ ہو سکتا ہے۔

(۹) عدالتیں : بدنیتی پر مبنی ہر فیصلہ قابل گرفت ہے اور ٹارٹ کے تحت عدالتوں کے خلاف دعویٰ ہو سکتا ہے۔

(۱۰) متوفی: فتاویٰ بزازیہ میں درج ہے کہ اگر متوفی کے ذمہ خون بہا ہے تو اس کے ورثاء ادا کریں[۱۳۲] اس سے ثابت ہوا کہ متوفی کے وارث' ٹارٹ کے تحت دعویٰ کر سکتے ہیں اور ان کے خلاف بھی دعویٰ ہو سکتا ہے۔

(۱۱) الجنین : اسقاط حمل اگر بلا قانونی جواز ہو تو مدعی یا مدعیہ غرہ (قتل کا بیسواں حصہ) خون بہا وصول کر سکتی ہے۔

(۱۲) شادی شدہ مرد اور عورت : یہ بھی قانون ٹارٹ سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔

(۱۳) نابالغ بچے : نابالغ بچے' گارڈین یا ولی کی معرفت ٹارٹ کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔

(۱۴) باپ اور اس کی اولاد : اولاد' باپ کے خلاف ٹارٹ کا دعویٰ نہیں کر سکتی حتیٰ کہ والد پر اولاد کے قتل کا قصاص بھی نہیں۔

(۱۵) سوئے ہوئے اشخاص' پاگل اور نشے کے عادی لوگ : ان کے خلاف' ولی کی معرفت ٹارٹ کا دعویٰ ہو سکتا ہے۔

(۱۶) نوکر وغیرہ : یہ بھی ٹارٹ کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔

(۱۷) قیدی : قیدی بھی دعویٰ کر سکتا ہے' اسے بھی قانون ٹارٹ کا تحفظ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل ہے۔ سورۃ دہر میں ان قیدیوں سے نیک سلوک کا حکم دیا گیا ہے لہٰذا ان سے ظلم روا نہیں۔۱۲۳

معقول عذر خواہی

فعل مضرت رساں کے خلاف مندرجہ ذیل تحفظات (DEFENCES) حاصل ہوتے ہیں:

(۱) فطری عمل (Act of God): فطرتی عوامل سے پیدا شدہ صورت حال کے لئے کوئی کاروائی نہیں ہو سکتی۔

(۲) مدعی بحیثیت مرتکب فعل: اگر مدعی نے خود ٹارٹ کا ارتکاب کیا ہے تو وہ دعویٰ دائر نہیں کر سکتا۔

(۳) نظریہ ضرورت (Necessity): معاشرتی بھلائی اور مفاد عامہ کے لئے کسی فرد کو قربانی کے جذبہ کے تحت اپنے انفرادی مفاد سے ہٹنا پڑتا ہے۔

(۴) ذاتی دفاع: ہر شخص کا یہ بنیادی حق ہے کہ وہ اپنی ذات، جائیداد، عزت اور اشیاء کا دفاع کرے۔

(۵) ناگزیر حادثہ: کوئی ناگزیر حادثہ جو عام تحفظ، ہوشیاری یا مہارت سے روکا نہ جا سکے، تحفظ دلاتا ہے۔ یہ ایسا حادثہ ہے جس سے کسی صورت محفوظ نہ رہا جا سکے۔

(۶) معمولی نقصان کے حامل افعال: انہیں قانونی اصطلاحات میں De Menimus non Curat Lex کہتے ہیں اور یہ بھی ٹارٹ کے تحت نہیں آتے۔ جیسے کسی کے باغ سے کوئی پھول توڑ لینا۔ ایسا فعل سرقہ نہیں، غصب ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷) **ریاستی افعال :** حکومت کے افعال جو مفاد عامہ کے لئے ہوں ٹارٹ نہیں ہوتے بشرطیکہ معاوضہ ادا کیا جائے' جیسے سکول یا ہسپتال کے لئے کسی کی زمین حاصل کرنا۔

(۸) **نیم عدالتی افعال :** ایسے افراد یا جماعت جو نیم عدالتی فرائض سرانجام دے رہی ہو' انہیں عمومی طور پر سول ذمہ داری سے تحفظ ملتا ہے۔ عدالتی افعال کی بھی یہی صورت حال ہے۔

(۹) **بہ رضا و اجازت :** مغربی قوانین میں انہیں Volenti non fit injurra کہا جاتا ہے یعنی ایسا نقصان یا مضرت جو رضاکارانہ طور پر حاصل ہو کسی قانونی کاروائی کی زد میں نہیں آتی ہے۔

(۱۰) **پدرانہ اور نیم پدرانہ اختیارات :** والدین یا اساتذہ بغرض اصلاح بچوں کو جسمانی سزا دے سکتے ہیں۔ لہٰذا ان کے خلاف ٹارٹ کے قانون کے تحت دعویٰ نہیں ہو سکتا۔

(۱۱) **حکام بروقت ضرورت :** کسی جہاز کے کپتان کو گہرے سمندر یا غیر ملکی بندرگاہ پر نہ صرف جہاز کے عملہ بلکہ مسافروں سے متعلق نظم و نسق کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ یہ نظریہ ضرورت کے تحت کپتان کو اختیار دیا گیا ہے۔

چارہ ہائے کار (REMEDIES)

مدعی کو ٹارٹ میں مندرجہ ذیل چارہ ہائے کار میسر ہیں جو فقہ کی کتب میں درج ہیں :

(۱) **حکم امتناعی :** حکم امتناعی ایک عدالتی کاروائی ہے جس کی رو سے ایک فریق کو ایک خاص کام کرنے کے لئے یا اس کام سے باز اور رکے رہنے کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے کہا جاتا ہے۔ یہ حکم امتناعی داد رسی کی نوعیت کا ہوتا ہے جو ایک فریق مقدمہ کو عطا کیا جاتا ہے کیونکہ وہ فریق اس بات کا خدشہ محسوس کرتا ہے کہ اس کو آئندہ ناقابل تلافی نقصان ہو گا۔

(۲) **قصاص و دیت :** قتل کے مقدمات میں قصاص ہے اور دیت بھی۔ اسی طرح زخموں میں بھی دیت ہے۔ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۷۹ میں ارشاد ہے : "ولکم فی القصاص حیوہ یا اولی الباب"

(۳) **غرہ :** اسقاط جنین کی صورت میں معاوضہ' غرہ کہلاتا ہے۔ غرہ دیت کا بیسواں حصہ ہوتا ہے۔ امام مالک اور امام شافعیؒ نے غرہ کی قیمت کا اندازہ چھ سو درہم لگایا ہے۔[۱۳۴]

(۴) رد (Restitution) اور اعطاء مثلہ یہ جنایات بر جائیداد ہیں۔ اگر کوئی منقولہ چیز ہے تو وہ واپس لوٹا دی جائے' اگر گم ہو گئی ہے تو اس طرح کی شے لوٹائی جائے۔

(۵) **زمین کی واپسی یا زمین پر مکرر قبضہ :** یہ بھی جنایات برجائیداد میں اہم چارہ کار ہے۔

(۶) **امر باعث تکلیف کا دفعیہ** (Abatement)**:** مجلّہ الاحکام العدلیہ کے آرٹیکل ۱۲۰۰ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی کسی کو ضرر پہنچائے تو مدعی امر باعث تکلیف کو دفع کر سکتا ہے۔

(۷) **حق آسائش یا خاص ملکیت** (Easement)**:** جنایات برجائیداد میں حق آسائش ملتا ہے' مثلاً روشنی کا حق وغیرہ۔

(۸) **نقصان کی تلافی :** نقصان کی تلافی رقم یا معاوضہ (Damages) کی صورت میں بھی ہو سکتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۹) **حفاظت خود اختیاری:** حفاظت خود اختیاری انسان کا بنیادی حق[۱۳۵] ہے۔ حدیث پاک میں آیا ہے "من قتل دون ماله فهو شهید" کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔ اپنی جان اور مال کی حفاظت میں جارح کو، بقول امام شافعیؒ، قتل بھی کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ موت کا خطرہ ہو۔[۱۳۶]

(۱۰) **واصلات جائیداد** (Mesne Profits): ایک ناجائز دخیل اس بات کے لئے ذمہ دار اور جواب دہ ہے کہ وہ اس منافع اور مفاد کا بھی حساب دے جو اس نے حاصل کیا ہے۔

(۱۱) **غصب اور اتلاف کے مقدمات میں چارہ کار:** ان مقدمات میں مدعی کو دیت ملتی ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام سرخسی اور امام شافعی سب اس پر متفق ہیں۔[۱۳۷]

دعویٰ دائر کرنے کی معیاد

انوار احمد قادری رقمطراز ہیں:

> "To the older jurists, a person's rights were not barred by the lapse of time and thus the Qadi was obliged to hear the claim under the law. The intimation of time was recognised by the process of Fiqh and the claims could not be heard after the different fixed periods of limitation."

قدیم فقہاء کے نزدیک کسی شخص کے حقوق زائد المیعاد ہونے کی بنا پر ختم نہیں ہوتے تھے، لہٰذا قاضی کا یہ فرض ہوتا تھا کہ قانون کے تحت وہ ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعووں کے سماعت کرے۔ فقہ میں (مقدموں سے متعلق) معیاد کو تسلیم کیا گیا لہٰذا معیاد سے متعلق مختلف مدتوں کے گزر جانے کی بنا پر دعوے سماعت کے لئے پیش نہیں ہو سکتے تھے۔

ترکی میں پرانا نظریہ ختم ہوا اور ایسے قوانین وضع کیے گئے جن کے تحت زائد المیعاد دعووں کو نہیں سنا جاتا ہے۔ دراصل لوگوں کی مصلحت اور عدالتوں کی سہولت کے لئے ایسے قوانین وضع کئے گئے تاکہ زائد المیعاد دعووں سے عدالتوں میں مقدمات کی بھرمار نہ ہو جائے۔[۱۳۹]

چند صورتیں ملاحظہ ہوں جہاں زائدالمیعاد ہونے کا قانون نافذ ہے:

(i) قتل کے مقدمات: قتل عمد کی صورت میں عاقلہ خون بہا تین سال کے اندر ادا کرے۔ ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن لکھتے ہیں کہ مناسب مقدمات میں یہ رقم قسطوں میں بھی لی جاسکتی ہے اور عدالت مدت کو بڑھا بھی سکتی ہے۔[۱۴۰]

(ii) اسقاط جنین سے متعلق مقدمات میں بھی دیت، تین سال کے اندر ادا کرنا ہوتی ہے، اگر عدالت چاہے تو اقساط بھی مقرر کر سکتی ہے۔[۱۴۱]

(iii) زخموں اور حملوں سے متعلق مقدمات: ان میں بھی میعاد تین سال ہے۔ کلسن لکھتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہؓ نے مصر میں ۶۵۷ میں یہ حکم جاری کیا تھا کہ اس قسم کے مقدمات میں حکام تین سال کے اندر اندر دیت وصول کریں، اقساط بھی مقرر کی جاسکتی ہیں۔[۱۴۲] امام شافعیؒ اور امام نووی بھی اس حق میں ہیں کہ دیت تین سال کے اندر ادا کی جائے۔[۱۴۳]

تفصیل کے لئے مجلّہ الاحکام العدلیہ کے آرٹیکلز ۱۶۶۰ سے لے کر ۱۶۷۵ تک ملاحظہ ہوں۔ مختلف قسم کے مقدمات کی میعاد وہاں درج ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکستان میں اسلامی قانون ٹارٹ کے نفاذ سے متعلق چند تجاویز

پاکستان میں بے چینی اس وقت ختم ہو گی جب معاشی ترقی ہو گی اور اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کے حقوق کا حکومت مکمل تحفظ کرے گی مظالم عدالتوں Tort Courts کا قیام وقت کی اہم ضرورت ہے۔ پاکستان میں دیوانی عدالتیں، فوجداری عدالتیں اور دیگر ٹریبونل بلاشبہ اپنا کام سرانجام دے رہے ہیں، لیکن انصاف کا حصول بہت مشکل ہے۔ دیوانی مقدمات درحقیقت بیچارے مدعی کو مالی اور نفسیاتی تکالیف کی وجہ سے دیوانہ ہی کر دیتے ہیں۔ کئی سال بیت جاتے ہیں لیکن اس کے باجود پیچیدہ قانون کی وجہ سے مقدمات لٹکے رہتے ہیں۔ اسلامی قانون ٹارٹ کے نفاذ کے لئے حسب ذیل تجاویز پیش کی جاتی ہیں:

(۱) فقہ اسلامی کی تدوین جدید بہت ضروری ہے۔ جہاں تک قانون ٹارٹ کا تعلق ہے، اس میں مذاہب اربعہ کے علاوہ فقہ جعفریہ کا مسلک قانون ٹارٹ کے بارے میں موجود ہے۔ مجھے بنیادی طور پر ان مذاہب میں کم فرق نظر آیا ہے۔

(۲) اول تو فنانس کا محکمہ، عدلیہ کے تعاون سے سول ججوں کی علیحدہ پوسٹیں مقرر کرے تاکہ ہر ضلع میں مظالم عدالت ہو۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو سول ججوں کو اس کے اختیارات دیئے جائیں اور طریقہ کار بہت زیادہ آسان رکھا جائے تاکہ کم از کم وقت میں لوگوں کی حق رسی ہو۔..... یا

(۳) محتسب کا دفتر بہت زیادہ مضبوط بنایا جائے۔ معلوم ہوا کہ قریبا ۸۰ فیصد درخواستیں وفاقی محتسب کے دائرہ کار سے باہر ہوتی ہیں۔ اس اہم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترین ادارہ کو یا تو بااختیار بنایا جائے' ختم کر دیا جائے یا پھر صوبائی اور ضلعی سطح پر اسے مستحکم کیا جائے تاکہ یہ ٹارٹ کے مقدمات سن سکے۔

(۴) استیذان (PRIVACY) کا قانون کتنا موثر قانون ہے۔ لوگ ٹیلیفون سے دوسروں کی نیند حرام کرتے ہیں' دل آزاری کرتے ہیں' اخبارات میں لوگوں کی پگڑی ناحق اچھالی جاتی ہے۔ اگر کسی کی بیٹی سے زنا بالجبر ہو یا کوئی مصیبت آن پڑے تو پورے ملک میں اسے اچھالا جاتا ہے۔ ایسی خبروں پر پابندی صرف قانون ٹارٹ ہی لگا سکتا ہے۔ قذف کا قانون رائج ہے لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام کا قانون ہتک عزت لاگو کیا جائے۔ اسی طرح ہسپتالوں میں ڈاکٹر صاحبان بعض اوقات مریضوں کی جان خطرے میں ڈال دیتے ہیں۔ ان کی غفلت سے ہزاروں جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ ایسی صورت میں صرف قانون ٹارٹ ہی تحفظ فراہم کر سکتا ہے۔ مخدوش عمارات سے جانیں ضائع ہو جاتی ہیں' ٹریفک کے حادثات روکنے میں انگریزی قانون انتہائی غیر موثر اور ناقص ہے۔ قصاص اور دیت کا قانون اور غفلت کا اسلامی قانون نافذ کرنے سے حالات سدھر سکتے ہیں۔ خواتین کی عزت محفوظ نہیں' اسلامی قوانین ہی صحیح معنوں میں ان کے محافظ بن سکتے ہیں۔

(۵) قانون قصاص اور دیت ابھی تک لاگو نہیں ہوا۔ یہ قانون ٹارٹ کا اہم ترین حصہ ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کا وضع کردہ:

Offences Against Human Body (Enforcement of Qisas and Diyat Draft Ordinance, 1984)

کیوں نہیں نافذ ہو رہا؟ پولیس دندناتی پھر رہی ہے' تھانے ٹھیکوں پر لگے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے اور S.H.O. ابھی تک اپنی نام نہاد سلطنت کا بادشاہ ہے جسے (Tin Pot Hilter) کہنا زیادہ مناسب ہے۔ یہ لوگوں کو جس بے دردی سے لوٹ کھسوٹ رہا ہے' مجھے ڈر ہے کہ قوم کہیں عذاب میں گرفتار نہ ہو جائے۔ پٹواری اور تحصیل دار نیز دیگر محکمے پولیس سے بھی بڑھ کر ہیں۔ رشوت کا کینسر اہل کار اور نوکر شاہی کے جسم میں پھیل چکا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ افسر شاہی کی گردن اور زیادہ توڑی جائے اور اسے عوام کے سامنے اور زیادہ جوابدہ بنایا جائے۔

(۶) اسلام کے تجارتی قوانین بہت واضح ہیں۔ انسانیت کے دشمن تاجروں پر قانون ٹارٹ کے تحت مقدمات چلائے جائیں اور ملاوٹ والی ناقص اشیاء کے پکڑے جانے پر یا گاہک کے استعمال پر تاجروں پر بھاری تاوان ڈالا جائے جیسے برطانیہ میں قانون رائج ہے۔

الغرض' تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم رہنمائے کاروان انسانیت ہیں۔ انسانی حقوق کے نقیب اول ہیں' بیکسوں کے سہارے' بے قراروں کے قرار اور کمزوروں کا زور ہیں۔ قرآن حکیم کا دیا ہوا قانون ٹارٹ جس کی تشریح حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادی تھی' ہر لحاظ سے ایک مکمل ہے۔ یہ قانون انتہائی جامع' مستند اور قابل نفاذ ہے۔ پاکستان میں وکلاء اور ماہرین قانون کا ایک طبقہ موجود ہے جو انگریزی قانون کا مداح ہے۔ دراصل عربی سے ناواقفیت کی بناء پر فقہی کتب تک ان کی رسائی نہیں ہے اور نہ ہی اس ضمن میں اجتہاد کیا گیا۔ وقت کا تقاضا ہے کہ فقہ اسلامی کو جدید دور میں جدید انداز میں پیش کیا جائے۔ یہ سعی مسلسل اور محنت شاقہ سے ممکن ہے تاکہ ہمارے ماہرین قانون اور عدالتیں ان سے استفادہ کر سکیں۔ سعودی عرب میں اسلامی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قانون بڑے احسن انداز سے چل رہا ہے۔ پاکستان میں اس کے نفاذ کی اشد ضرورت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مآخذ و مصادر

(۱) Salmond & Heuston, '*Law of Torts*', *Sweet and Maxwell*, London, 1981, p.11.

(۲) Winfield & Jolowicz, '*Tort*', Sweet and Maxwell, London, 1975, p.11.

(۳) Dr.M.Musleh-ud-Din, '*Concept of Civil Liability in Islam and the Law of Torts*', Islamic Publications Ltd., Lahore, 1980, p.1.

(۴) امام السید محمد مرتضیٰ الزبیدی، تاج العروس، جلد دہم، [illegible] بن غازی، ۱۹۶۶ (۱۳۸۶ ہجری) ص ۷۷۔

(۵) السرخسی، کتاب المبسوط، مطبع السعادۃ (مصر)۔

(۶) Edward William Lane, '*Arabic-English Lexicon*', *Book 1, Part 2*', Islamic Book Centre, Lahore, 1978, p.472.

(۷) Charles Hamilton, '*Hedaya*', Lahore, 1975, p.659-60.

(۸) Thomas Patric Hughes, '*A Dictionary of Islam*', p. 248.

(۹) Sir Abdul Rahim, '*Muhammadan Jurisprudence*', All Pakistan Legal Decisions, Lahore, 1977, p.352.

(۱۰) ابن رشد، بدایہ المجتہد، جلد دوم، احمد کمال آستانہ، ۱۳۳۳ ہجری، صفحہ ۷۳۔

(۱۱) ابن نجیم، بحرالرائق، آٹھویں جلد، قاہرہ، صفحہ ۲۸۶۔

(۱۲) الکاسانی، بدائع الصنائع، مطبع جمالیہ، قاہرہ، ۱۳۲۸ ہجری، صفحہ ۲۳۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۳) ابن قیم، اعلام الموقعین، جلد چہارم، ادارہ طباعۃ المنیریہ، قاہرہ، صفحہ ۲۲۔

(۱۴) Spiro Socrates, '*An Arabic - English Dictionary of the Colloquial Arabic of Egypt*'---- Du Liban, Beirut, p.110.

(۱۵) Maurice Gaudefroy Dem.Mbynes, '*Muslim Institution*', translated from French by John. P.MacGregor, George Allen and Unwin Ltd., London, 1950, p.155.

(۱۶) Joseph Schacht, '*An Introduction to Islamic Law*', Oxford, 1964, p.177-178.

(۱۷) Ibid, p.177-178

(۱۸) Cross and Jones, '*Introduction to Criminal Law*', Butterworths, London, 1968, p.9.

(۱۹) Syed Riazul Hassan, '*The Reconstruction of Legal Thought in Islam*', Lahore, p. 195.

(۲۰) Smith and Hogan, '*Criminal Law*', Butterworths, London, 1987, p.18-20.

(۲۱) Muhammad Iqbal Siddiqui, '*The Penal Law of Islam*'. Kazi Publications, Lahore, 1979, p.1.

(۲۲) *Asaf A.A. Fyzee, 'Outline of Muhammad Law'*, Oxford University Press, 1964, p.51-52.

(۲۳) Uriel Heyd, '*Studies in Old Ottoman Criminal Law*', Oxford Clarendon Press, 1973, p.205-7.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۴) Abdul Rashid Khan, '*Islamic Jurisprudence*', Lahore, 1978, p.244.

(۲۵) N.J. Coulson, '*Conflicts and Tensions in Islamic Jurisprudence*', Chicago Press, U.S.A., 1969, p.77-80.

(۲۶) Dr. Khalifa Abdul Hakim, '*Fundamental Human Rights*'. Institute of Islamic Culture, Lahore, 1955, p.1-2.

(۲۷) Robert Briffault, '*The Making of Humanity*', Islamic Book Foundation, Lahore, 1980, p.185.

(۲۸) Abdul Hameed Siddiqui, '*The Life of Muhammad*', Lahore, p.29.

(۲۹) شوکانی، نیل الاوطار، جلد پنجم، مصر ایڈیشن، صفحہ ۷۰۔

(۳۰) G.E. Grunebaum, '*Islam in Nature and Growth of a Cultural Tradition*', Routledge and Kegan Paul Ltd., London, 1955, p.150-152.

(۳۱) امام بخاری، صحیح بخاری، انگریزی ترجمہ ڈاکٹر محمد محسن قاضی۔ لاہور، صفحہ ۳۷۶۔

(۳۲) محمود احمد غازی و عبدالرحیم اشرف بلوچ، ادب القاضی، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، ۱۹۸۳ء، صفحہ ۹۶۰۔

(۳۳) الماوردی، الاحکام السلطانیہ، قاہرہ، ۱۹۶۶، صفحات ۲۴۱ تا ۲۴۳۔

(۳۴) Anwar Ahmed Qadri, '*Justice in Historical Islam*', Published by Sh.Ashraf Ali, Lahore, 1968, p.50-51.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۶۰ء

(۳۵) ابن عبداللہ' العقد الفرید' جلد اول' حصہ قاہرہ' صفحات ۳۔۱۵۲۔

(۳۶) A.K.R.Kiralfy, *'Potter's Outlines of English Legal Systems History'*, Sweet and Maxwell, 1958, p.164-8.

(۳۷) سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ اسلامی قانون اور دستور (*Islamic Law and Constitution*) انگریزی ترجمہ' اسلامک پبلی کیشنز' لاہور' ۱۹۶۶ء صفحات ۱۱۵ تا ۱۱۶۔

(۳۸) ابن ہشام' السیرۃ النبویہ' جلد چہارم' طبع مصطفیٰ البابیؒ مصر۔ صفحہ ۲۵۰

(۳۹) ابن رشد' بدایہ المجتہد' جلد دوم' احمد کمال' آشانہ' ۱۳۳۳ھ' ص ۳۳۔

(۴۰) سورۃ النساء: ۳۰۔

(۴۱) فتاویٰ حمادیہ' کلکتہ (انڈیا)۔

(۴۲) علامہ مرغینانی' کتاب الہدایہ' انگریزی ترجمہ از ہملٹن' پریمئر بک ہاؤس' لاہور' ۱۹۷۶' صفحہ ۵۳۳۔

(۴۳) امام سرخسی' المبسوط' گیارہویں جلد' مصر' اشاعت اول' صفحہ ۷۹۔

(۴۴) سورۃ الکہف: ۷۹۔

(۴۵) امام نووی' المنہاج' قاہرہ' ۱۳۲۸ھ' صفحہ ۶۱۔

(۴۶) A.K.R. Kiralfy, *'Potter's Outlines of English Legal History'*, Sweet and Maxwell, 1958, p.164-168.

(۴۷) سورہ النساء: ۵۸۔

(۴۸) سورۃ الانفال: ۲۷۔

(۴۹) احکام اسلام' مرتبہ اسلامی نظریاتی کونسل' اسلام آباد' مئی ۱۹۸۴ء صفحہ ۶۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵۰) Winfiled and Jolowicz, *Torts*, London Edition, p.340.

(۵۱) ابو الاسحاق الشیرازی' المہذب' جلد اول' دارالکتب العربیہ الکبڑی (مصر)' صفحہ ۶۲۔

(۵۲) علامہ مرغینانی' کتاب الہدایہ' انگریزی ترجمہ از ہملٹن۔

(۵۳) David Baker, '*Tort*', Sweet and Maxwell, Third Edition, p.30-31.

(۵۴) مجلّہ الاحکام العدلیہ' آرٹیکل نمبر ۱۱۹۴۔

(۵۵) Hepple and Matthews, '*Torts, Cases and Materials*', Butterworths, London, 1974, p.570-573.

(۵۶) سید قطب' فی ظلال القرآن' اٹھارویں جلد' دارالعربیہ بیروت (لبنان) صفحہ ۸۷۔

(۵۷) امام مسلم' صحیح مسلم (انگریزی ترجمہ از عبدالحمید صدیقی)' لاہور' ۱۹۸۰ ایڈیشن' صفحہ ۱۱۷۹۔

(۵۸) سورۃ نور: ۲۷۔

(۵۹) مجلّہ الاحکام العدلیہ' انگریزی ترجمہ از C.R.Tyser' آل پاکستان لیگل ڈیسیشنز' لاہور' ۱۹۶۷' آرٹیکل ۱۲۰۲۔

(۶۰) امام شافعی' کتاب الام' جلد ششم' صفحہ ۳۲۔

(۶۱) مجلّہ الاحکام العدلیہ' انگریزی ترجمہ از C.R.Tyser آرٹیکل ۷۶۹۔

(۶۲) امام مسلم' صحیح مسلم' جلد سوم' انگریزی ترجمہ از عبدالحمید صدیقی' ۸۰ء صفحات ۹۳۴۔۹۳۵

(۶۳) علامہ مرغینانی' کتاب الہدایہ' انگریزی ترجمہ از ہملٹن' صفحہ ۲۶۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶۴) David Baker *'Tort'*, Third Edition, Sweet and Maxwell, p.31.

(۶۵) امام مسلم، صحیح مسلم، انگریزی ترجمہ از عبدالحمید صدیقی، لاہور، ۱۹۸۰ء، صفحہ ۱۳۸۰۔

(۶۶) Dr. Muhammad Mohsin Khan, *'The Translation of the Meaning of Sahih al-Bokhari'*, p.385.

(۶۷) فتاویٰ عالمگیری، جلد چہارم، طبع نول کشور، لکھنؤ، صفحات ۶۰۱ تا ۶۰۶۔

(۶۸) Noel J.Coulson *'Conflicts and Tensions in Islamic Jurisprudence'*, University of Chicago Press, U.S.A., 1969, p.72.

(۶۹) ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، جلد چہارم، مصطفیٰ البابی الحلبی، قاہرہ، صفحہ ۲۵۰۔

(۷۰) امام سرخسی، المبسوط، جلد نمبر ۲۶، مطبع السعادۃ، مصر، صفحہ ۵۸۔

(۷۱) ابن حزم، المحلی، جلد نمبر ۷، قاہرہ ایڈیشن، صفحہ ۳۱۷۔

(۷۲) شرائع الاسلام، جلد دوم (بیروت) ایڈیشن چہارم، صفحہ ۲۴۶۔

(۷۳) H.A.R.Gibb and J.H.Kramers, *'Shorter Encyclopaedia of Islam'*, Luzac, London, 1953, p.229.

(۷۴) علامہ مرغینانی، کتاب الہدایہ، جلد چہارم، مکتبہ رحیمیہ، دیوبند (انڈیا)، ۱۳۷۸ھ، صفحہ ۵۹۰۔

(۷۵) امام نووی، منہاج الطالبین، انگریزی ترجمہ از E.C.Howard، لندن ۱۹۶۴ء، صفحات ۵۴، ۵۵۔

(۷۶) معجم الفقہ الجمیلی مستخلص من کتاب الاغانی لابن قدامہ، وزارات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاوقاف والشوؤن، کویت ۱۹۷۳ء۔

(۷۷) Salmond, 'Torts', p.57.

(۷۸) مجلّہ الاحکام العدلیہ : ترجمہ از C.R.Tyser انگریزی آرٹیکل ۹۶۴۔

(۷۹) ابن قیم، اعلام الموقعین، جلد چہارم، ادارہ المطبع المنیریہ، مصر، صفحہ ۳۲۷۔

(۸۰) سورۃ بنی اسرائیل : ۷۰۔

(۸۱) سورۃ التین : ۴

(۸۲) امام بخاری، الجامع الصحیح، جلد دوم، مصطفی البابی الحلبی، مصر، ۱۳۴۵ھ، صفحہ ۵۷۱۔

(۸۳) امام ابو یوسف، کتاب الخراج الطبع السلفیہ، قاہرہ ۱۹۳۴ صفحہ ۱۱۷

(۸۴) امام مسلم، صحیح مسلم، جلد اول، قاہرہ ایڈیشن، ۱۹۵۵ء، صفحہ ۹۹۔

(۸۵) *'Ibn Taimiyyah on Public and Private Law'*, translation by Dr. Omar A. Farukh, Beirut, 1966, p.171-72.

(۸۶) Justice M.Munir, *'Constitution of the Islamic Republic of Pakistan'*, Lahore, 1965, p.96.

(۸۷) *Francis G.Jacobs, The European Conventions on Human Rights*, Clarendon Press, Oxford, 1975,p.45.

(۸۸) سورۃ الملک : ۱۵۔

(۸۹) علامہ کاسانی، بدائع الصنائع، جلد ہفتم، ۱۳۲۸ ہجری، صفحہ ۶۔

(۹۰) امام مالک، المؤطا بحوالہ سید ابو الاعلی مودودی، اسلامی ریاست، اسلامک پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۷۷ء، صفحہ ۵۶۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۹۱) سید قطب شہید' العدالہ الاجتماعیہ فی الاسلام' اردو ترجمہ از ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی' اسلامک پبلی کیشنز' لاہور' ۱۹۷۷ء صفحہ ۲۵۶۔

(۹۲) ابوداؤد' سنن ابو داؤد' جلد سوم' مطبع السعادۃ' مصر' ۱۹۵۰ء' صفحہ ۳۷۵۔

(۹۳) امام ابو یوسف' کتاب الخراج (مصر)' صفحہ ۱۰۷۔

(۹۴) Hood Phillips, *'Constitutional and Administrative Law'*, Sweet and Maxwell, London, 1973,p.402.

(۹۵) ابوداؤد' سنن ابوداؤد' جلد دوم' نول کشور' ۱۲۹۳ ہجری' صفحہ ۱۵۰۔

(۹۶) ابن ماجہ' سنن ابن ماجہ' طبع لکھنؤ' ۱۳۱۵ ہجری' صفحہ ۱۶۹۔

(۹۷) المغنی' ۱۵: ۲۱۰ بحوالہ مولانا سید محمد متین ہاشمی' اسلامی حدود' مکہ' ۱۹۷۹ ایڈیشن' صفحہ ۳۷۔

(۹۸) عبدالقادر عودۃ' التشریع الجنائی الاسلامی' جلد دوم' بیروت ایڈیشن' ۱۹۶۸ء' صفحہ ۴۶۱۔

(۹۹) M.Sharif Bassiouni, *'The Islamic Criminal Justice System'*, New York, 1982, p.19.

(۱۰۰) سید قطب' فی ظلال القرآن' چوتھا ایڈیشن' دارالعرب' بیروت' صفحہ ۱۶۱۔

(۱۰۱) امام غزالی' احیاء علوم الدین' جلد سوم' اردو ترجمہ' صفحات ۸۰ تا ۱۱۳۔

(۱۰۲) امام مالک' المؤطا' کراچی ایڈیشن' صفحہ ۶۸۶۔

(۱۰۳) Hazrat Ali, *'Nahjul Balagha -- Sermons, Letters and sayings of Hazrat Ali'*, Ansarian Publications, Qum, Iran, 1981.A. p.238-40.

(۱۰۴) اوصاف علی خان' حقوق العباد' مکتبہ امدادیہ' ملتان' ۱۹۷۹ء' صفحہ ۱۴۳۔

(۱۰۵) سید سلیمان ندوی' سیرۃ النبی' یونائیٹڈ پبلشرز' لاہور' ۱۹۲۲ء' صفحہ ۲۷۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۰۶) امام نووی، منہاج الطالبین، انگریزی ترجمہ از Howard، صفحہ ۴۲۲۔

(۱۰۷) N.J.Coulson, *'Succession in the Muslim Family'*, Cambridge, 1971, p. 207-208.

(۱۰۸) Anderson, *'Islamic Law in Africa'*, HMSO, London, 1954, p.76.

(۱۰۹) فتاویٰ عالمگیری، جلد نہم، لکھنؤ انڈیا، صفحہ ۳۸۲۔

(۱۱۰) مرغینانی، الہدایہ، جلد سوم، مکتبہ رحیمیہ، دیو بند، ۱۳۷۸ھ، صفحہ ۶۱۰۔

(۱۱۱) کنزالدقائق، المکتبۃ رحیمیہ، دیو بند، یو پی (انڈیا)، صفحات ۱۰۲۔۱۰۳۔

(۱۱۲) کتاب الہدایہ، صفحہ ۶۰۲۔

(۱۱۳) ایضاً، صفحہ ۶۰۳۔

(۱۱۴) فتاویٰ عالمگیری، نویں جلد، لکھنؤ (انڈیا) ایڈیشن صفحہ ۳۸۲۔

(۱۱۵) Anwar Ahmad Qadri, *'Islamic Jurisprudence in the Modern World'*, Sh. Mohammad Ashraf, Lahore, 1973, p. 343.

(۱۱۶) عبداللہ قرطبی، عدالت نبوی کے فیصلے، اوبستان، لاہور، ۱۹۵۱ء، صفحات ۳۳۵۔۳۳۶۔

(۱۱۶۔A) ہدایہ، جلد ۴، صفحہ ۶۱۰۔

(۱۱۷) Joseph Schacht, *'An Introduction to Islamic Law'*, Oxford, 1964, p.183.

(۱۱۸) مولانا ڈاکٹر نور محمد غفاری، اسلام کا قانون تجارت، مطبوعہ مرکز تحقیق، دیال سنگھ لائبریری، لاہور، صفحہ ۷۲۔

(۱۱۹) *The Mejalla*, Translated by C.R.Tyser, *'All Pakistan*

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Legal Decisions, Lahore, 1967, Articles 336-57.

(۱۲۰) کتاب الہدایہ' انگریزی ترجمہ از ہملٹن' ۱۹۷۵ ایڈیشن' صفحہ ۲۵۸۔

(۱۲۱) مولانا ڈاکٹر نور محمد غفاری' اسلام کا قانون تجارت' مرکز تحقیق' دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری' لاہور' ۱۹۸۶' صفحات ۱۵ تا ۱۷۔

(۱۲۲) ترمذی' ابواب البیوع' مشکوۃ المصابیح' حدیث نمبر ۹' بحوالہ کتاب بالا' صفحہ ۲۲۔

(۱۲۳) امام بخاری' البخاری' کتاب الحدود' جلد ۸' صفحہ ۲۸۶' (طبع مصر)۔

(۱۲۴) سورۃ الحجرات': ۱۳

(۱۲۵) Saleem Azam, '*Islam and Contemporary Society*', Longman (New York), 1982, p.252.

(۱۲۶) Robert Briffault, '*The Making of Humanity*', Islamic Book Foundation, Lahore, 1980, p.185.

(۱۲۷) David Baker, '*Tort*', Third Edition Sweet and Maxwell, London, p. 333.

(۱۲۸) Syed Ameer Ali, '*Muhammadan Law*', Tagore Law Lectures, Fifth Edition, Culcutta, 472.

(۱۲۹) Muhammad Mazheruddin Siddiqui, '*Women in Islam*', The Institute of Islamic Culture, Lahore, 1952, preface (iii).

(۱۳۰) Neol J.Coulson, '*A History of Islamic Law*', (Survey 2) Edinburg University Press, Edinburg, 1971, p. 14-15.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۳۱) Shaybani, '*Islamic Law of Nations' Siyar*', Translated by Majid Khadduri, John Hopkins Press, Baltimore, Marryland , 1966, p. 170-72.

(۱۳۲) البزازی، فتاویٰ بزازیہ، جلد ششم، قاہرہ ایڈیشن، ۱۹۰۵، صفحہ ۳۹۵۔

(۱۳۳) مولانا مودودی، تفہیم القرآن، جلد ششم، صفحہ ۱۹۶۷۔

(۱۳۴) مرغینانی، الہدایہ، جلد چہارم، صفحہ ۸۵۸۔

(۱۳۵) Ahmad Fathi Bahnassi, '*Criminal Responsibility in Islamic Law*', cited in "The Islamic Criminal Justice System by Bassiouri, p.184-5.

(۱۳۶) امام شافعی، کتاب الام، جلد ششم، مصر ایڈیشن۔

(۱۳۷) سرخسی، المبسوط، جلد نہم، مصر، صفحہ ۸۔

(۱۳۸) Anwar Ahmad Qadri, '*Islamic Jurisprudence in the Modern World*', p.499.

(۱۳۹) Sir Abdul Rahim , '*Muhammadan Jurisprudence*', p.499.

(۱۴۰) ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن، اسلامی قوانین (حدود، قصاص، دیت تعزیرات) قانونی کتب خانہ، لاہور، ۱۹۸۰، صفحہ ۱۹۸۔

(۱۴۱) H.A.R.Gibb and J.H.Kramers, '*Shorter Encyclopaedia of Islam*', Article -- *Akila*'.

(۱۴۲) N.J.Coulson, '*A History of Islamic Law*', (Survey 2), p.29.

(۱۴۳) امام نووی، منہاج الطالبین، انگریزی ترجمہ از Howard، ص ۴۲۵۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شریعہ اکیڈمی

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

340 ل 1261

23691-EU-64